

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ ﴿17﴾ ﴿الْقَمَر 27/54: 17-22-32-40﴾

اور بلاشبہ آسان بنا دیا ہے ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے سو کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿25/44: 58﴾ ﴿الدُّخَان 25/44: 58﴾

سو حقیقت یہ ہے کہ ہم نے آسان بنا دیا ہے اس کتاب کو تمہاری زبان میں تاکہ نصیحت حاصل کریں یہ لوگ

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي أَقْوَمُ ﴿بَنِي إِسْرَآءِ 15/17: 9﴾

بلاشبہ یہ قرآن راہ دکھاتا ہے ایسی جو بالکل ہی سیدھی ہے

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿الْمَائِدَة 6/5: 44﴾

اور جو لوگ فیصلہ نہ کریں ان احکام کے مطابق جو نازل کیے ہیں اللہ نے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿الْمَائِدَة 6/5: 45﴾

اور جو لوگ فیصلہ نہ کریں اس (قانون) کے مطابق جو نازل کیا ہے اللہ نے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿الْمَائِدَة 6/5: 47﴾

اور جو نہیں فیصلہ کرتے اسکے مطابق جو نازل کیا ہے اللہ نے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں

فَأَحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ ﴿الْمَائِدَة 6/5: 48﴾

سو فیصلے کرو تم ان کے درمیان اسکے مطابق جو نازل کیا اللہ نے

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ﴿الْفُرْقَان 19/25: 30﴾

اور (اُس دن) رسول کہیں گے کہ اے میرے پروردگار میری (اس) قوم نے اس قرآن کو (جو کہ واجب العمل تھا) بالکل نظر انداز کر رکھا تھا

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا هَذَا الْقُرْآنَ وَالْغَوَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَبُونَ ﴿

﴿حَم السَّجْدَة 24/41: 26﴾

اور کہا ان لوگوں نے جو کافر (انکار کر نیوالے) ہیں کہ نہ سنو اس قرآن کو اور خلل ڈالو اس میں (جب وہ پڑھ کر سنایا جائے) شاید کہ تم (اس

طرح) غالب آ جاؤ

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ ﴿حَمَّ السَّجْدَةِ 24/41:33﴾

اور اس سے اچھی بات کس کی ہوگی جو دعوت دے اللہ کی طرف

وَأَنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ط تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ

﴿حَمَّ السَّجْدَةِ 24/41:42﴾ ۝

حالانکہ وہ ایک زبردست کتاب ہے۔ نہیں آسکتا اسکے پاس باطل نہ سامنے سے اور نہ پیچھے سے یہ نازل کردہ ہے اُس ہستی کی طرف سے جو بڑی حکمت والا اور قابل تعریف ہے

وَإِذْ قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ لَيُضْذَوْنَ عَنْكَ

صُدُّوْا ۝ ج ﴿النِّسَاء 5/4:61﴾

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس حکم کی طرف جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اور رسول کی طرف تو آپ منافقین کی یہ حالت دیکھیں گے کہ آپ سے پہلو تہی کرتے ہیں

أَلَهُ تَرَآلِیَ الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أَنزَلَ إِلَیْكَ وَمَا أَنزَلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیدُوْنَ یَتَّحَا

كُمُوْا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ یَكْفُرُوا بِهِ ط ﴿النِّسَاء 5/4 - 60﴾

کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے ہیں اس پر جو نازل کیا گیا ہے تم پر اس پر بھی جو نازل کیا گیا ہے تم سے پہلے (اس کے باوجود) چاہتے ہیں کہ رجوع کریں معاملات کے فیصلوں کے لیے طاغوت کی طرف حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ انکار کریں طاغوت کا۔

وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَیْكَ ترجمہ: قرآن یا تو تمہارے حق میں حجت ہوگا یا تمہارے خلاف ﴿صحیح مسلم

كِتَابُ الطَّهَارَةِ بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ حَدِیْثُ نمبر 432﴾

یَسْمَعُ آیَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَیْهِ ثُمَّ یُصِدُّ مُسْتَكْبِرًا كَانُ لَمْ یَسْمَعْهَا ج فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

الْجَاثِیَةِ ﴿25/45:8﴾

جو سنتا ہے اللہ کی آیات جو پڑھی جاتی ہیں اسکے سامنے پھر بھی اڑا رہتا ہے (اپنے کفر پر) تکبر کے ساتھ گویا اس نے سُنی ہی نہیں اللہ کی آیات سو خوشخبری دے دوا سے دردناک عذاب کی۔

فَبَايَ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَتِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿الجاثية 25/45:6﴾

پھر آخر کس بات پر اللہ اور اسکی آیات کو چھوڑ کر ایمان لائیں گے یہ لوگ

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَقَفَ أَلَمْ تَكُنْ أَتَىٰ عَلَىٰ عِلْمِكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا

مُجْرِمِينَ ﴿الجاثية 45:31﴾

اور جنہوں نے انکار کیا اُن سے کہا میری آستیں تمہیں پڑھ کر نہ سنائی جاتی تھیں مگر اسکے باوجود تم تکبر کرتے تھے اور تم مجرم قوم میں شامل ہو گئے تھے۔

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿الفرقان 19/25:73﴾

اور وہ لوگ جنہیں اگر نصیحت کی جاتی ہے اپنے رب کی آیات سنا کر تو نہیں گرتے اس پر بہرے اور اندھے بن کر (بلکہ غور سے سنتے ہیں)

فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿الفرقان 19/25:77﴾

پس اگر تم نے (حق) کو جھٹلا بھی دیا تو لازماً تمہیں اسکا خمیازہ بھگتنا پڑیگا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ﴿لُقْمَنُ 21/31:20﴾

اور بعض انسان ایسے بھی ہیں پس جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بے سمجھے بوجھے اور بغیر روشنی دکھانے والی کتاب کے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءُنَا ۖ أَوْ لَوْ كَانَ أَشْيَطَنُ

يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ أَسْعِيرٍ ﴿لُقْمَنُ 21/31:21﴾

اور جب کہا جاتا ہے پیروی کرو اسکی جو نازل کیا ہے اللہ نے تو وہ کہتے ہیں نہیں بلکہ ہم پیروی کریں اسکی پایا ہم نے جس پر اپنے باپ دادا کو

(ان سے پوچھو) کیا پھر بھی اگر شیطان بلا رہا ہوا نہیں جہنم کے عذاب کی طرف؟

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَيَتَّخِذَهَا

هُزُوًا ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿لُقْمَنُ 21/31:6﴾

اور انسانوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو خرید کر لاتا ہے غافل کر نیوالی باتیں تاکہ گمراہ کر دے اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے اور اڑائے اس

(کی باتوں) کا مذاق انہی لوگوں کے لیے ہے عذاب رسوا کر نیوالا

وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِ الْإِنشَاءُ وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَن فِيْٓ أُنْفِثَتْ وَفَرَّاجَ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ٥

﴿لَقَمْنُ 21/31:7﴾

اور جب پڑھی جاتی ہیں اسکے سامنے ہماری آیات تو رُخ پھیر لیتا ہے گھمنڈ کرتے ہوئے گویا اس نے سنا ہی نہیں جیسے کہ اسکے کانوں میں بہرہ پن ہے سو خوشخبری دے دوا سے دردناک عذاب کی۔

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى ○ ﴿١٢٦﴾ طه ١٢٦-١٢٧ - ١٦/٢٠ ﴿١٢٧﴾

تو جو پیروی کریگا میری ہدایت کی وہ نہ تو جھکے گا اور نہ بد بخت ہوگا۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمَى ○

﴿ طه 20:124 ﴾

اور جو منہ موڑے گا میری کتاب ہدایت سے تو یقیناً ہوگی اسکے لیے تنگ و ترش زندگی اور اٹھائیں گے ہم اسے روز قیامت اندھا۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتُنِيْ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتٰكَ اَيْنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ

وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى ۝ ﴿طهٓ﴾ 20:125-126 ﴿٢٠﴾

وہ کہے گا کہ اے میرے مالک کیوں اُٹھایا ہے تو نے مجھے اندھا جبکہ تھا میں آنکھوں والا ○ ارشاد ہوگا ایسے ہی جیسے آئی تھیں تمہارے پاس ہماری آیات اور بھلا دیا تھا تو نے انہیں اسی طرح آج بھلا دیا جائے گا تجھے۔

(1) ذٰلِكَ ذِكْرِي لِلذِّكْرَيْنِ ﴿١١٤﴾ هود 12/11:114 ﴿١١٤﴾

یہ (قرآن) یاد دھانی ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے

(2) جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ الشورى ﴿25/42:52﴾ ﴿﴾

بنادیا ہے ہم نے اس قرآن کو روشن راہ دکھاتے ہیں اسکے ذریعے سے جسے چاہیں اپنے بندوں میں سے

(3) **أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ** ۝ الشورى ﴿25/42:53﴾

خبردار رہو! اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں تمام معاملات

(4) وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعْجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٥١﴾ ﴿١٧/٢٢:٥١﴾

اور وہ لوگ جو کوشش کریں گے ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی ایسے ہی لوگ اہل دوزخ ہیں

(5) وَإِذْ أُتِّلَىٰ عَلَيْهِمُ الْإِنْبَاءُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالْمُنْكَرَ ط يَكَادُونَ

يَسْطُونِ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمُ آيَاتِنَا ط ﴿الحج 72:12/22﴾

اور جب تلاوت کی جاتی ہیں انکے سامنے ہماری واضح آیات تو صاف نظر آجاتے ہیں تم کو ان لوگوں کے چہرے پر جو انکار کر نیوالے ہیں۔

(6) هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٥٠﴾ اٰلِ عِمْرَانَ 4/3:138 ﴿٥١﴾

یہ واضح تنبیہ ہے لوگوں کے لیے اور ہدایت اور نصیحت ہے متقیوں کے لیے۔

(7) اَفَغَيْرَ اللّٰهِ ابْتَغَىٰ حَكَمًا وَهُوَ الَّذِيۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمْ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ط

سو کیا اللہ کے سوا کوئی اور تلاش کروں میں فیصلہ کر نیوالا حالانکہ وہی ہے جس نے نازل کی ہے تمہاری طرف یہ کتاب پوری تفصیل کے ساتھ

وَالَّذِينَ اتَيْنَهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهُۥ مُنْزَلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ

اور وہ لوگ جنہیں دی ہم نے کتاب جانتے ہیں کہ یہ نازل ہوئی ہے تیرے رب کی طرف سے برحق

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٥٠﴾ الْاَنْعَامِ 8/6:114 ﴿٥١﴾

سو ہرگز نہ ہونا تم شک کر نیوالوں میں سے

(8) وَاِنْ تُطْعُ اَكْثَرُ مَنْ فِی الْاَرْضِ يَصِلُوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا اَظْنَ وَاِنْ هُمْ

اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٥١﴾ الْاَنْعَامِ 8/6:116 ﴿٥٢﴾

اور اگر جانو گے تم ان لوگوں کی اکثریت کا جو زمین میں (بستے) ہیں تو گمراہ کر دیں گے وہ تمکو اللہ کی راہ سے نہیں پیروی کرتے وہ مگر گمان کی

اور نہیں ہیں وہ مگر قیاس آرائیاں کرنے والے

وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِیْمَا اِخْتَلَفُوْا فِیْهِ ط وَمَا خْتَلَفَ فِیْهِ اِلَّا

الَّذِیْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمْ الْبَیِّنٰتُۢ بِغَیۡۃٍۢ بَیْنَهُمْ ج ﴿البقرہ 213:2/2﴾

اور نازل کی اُن کے ساتھ اپنی کتاب مبنی برحق تاکہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا اختلاف کرتے تھے وہ جن میں اور نہیں

اختلاف کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اسکے بعد کے آچکے تھے ان کے پاس واضح احکام محض آپس کی ضد کی بنا پر

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَيَحْيٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ط وَاللّٰهُ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿٥٢﴾

﴿الأنفال 42:10/8﴾ ہلاک ہو جسے ہلاک ہونا ہے واضح دلیل سے اور زندہ رہے جسے زندہ رہنا ہے واضح دلیل کے ساتھ بے شک اللہ ہر

بات کو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿3/3:23﴾

کیا پس دیکھا تم نے ان لوگوں کو جنہیں دیا گیا تھا کچھ حصہ کتاب میں سے بلایا جاتا ہے انہیں کتاب اللہ کی طرف تاکہ فیصلہ کرے یہ ان کے درمیان تو پہلو تہی کرتا ہے ایک گروہ ان میں سے اور (اس فیصلہ سے) منہ پھیر جاتا ہے؟

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ وَغَرَّهُمْ فِی دِينِهِمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿3/3:24﴾

یہ (روش) اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں ہرگز نہیں چھوئے گی دوزخ کی آگ مگر چند دن گنتی کے اور فریب میں مبتلا کر رکھا ہے ان کے دین کے بارے میں ان باتوں نے جو وہ از خود گھڑتے ہیں۔

كَذَّابِ ۚ أَلِ فِرْعَوْنَ ۖ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ط كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَآخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ط وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿3/3:11﴾

(ان کے لچھن) آل فرعون اور ان لوگوں کے لچھن جیسے ہیں جو ان سے پہلے ہو گزرے جھٹلایا تھا انہوں نے ہماری آیات کو سو پکڑ لیا اللہ نے ان کے گناہوں کی پاداشت میں اور (یاد رکھو) اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۖ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ۚ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿1/2:89﴾

اور جب آئی ان کے پاس ایک کتاب اللہ کی طرف سے تصدیق کرتی ہوئی ان کتابوں کی جو ان کے پاس موجود ہیں اور ان کی حالت یہ تھی اس سے پہلے کہ دعائیں مانگا کرتے تھے فتح کی کافروں پر پھر جب آگیا ان کے پاس وہ جسکو انہوں نے پہچان بھی لیا تو ماننے سے انکار کر دیا اسے پس پھٹکار اللہ کی ان منکروں پر۔

أَن يَّكَفِّرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بَغْيًا ۖ أَن يَنْزِلَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَىٰ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ فَبَاءُ وَبِغَضَبٍ ط وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿1/2:90﴾

وہ یہ کہ انکار کرتے ہیں وہ اسکا جو نازل کیا ہے اللہ نے محض اس ضد کی بنا پر کہ نازل کر رہا ہے اللہ اپنا فضل جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے سو وہ گرفتار ہو گئے (اللہ کے) پے در پے غضب میں اور انکار کرنیوالوں کے لیے ذلت آمیز عذاب ہے۔

وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ امْنُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُوْمِنُ بِمَا أَنْزَلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ ق  
وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ط ﴿البقرہ 1/2:91﴾

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ اس پر جو نازل کیا اللہ نے تو وہ کہتے ہیں ایمان لاتے ہیں ہم اس پر جو نازل کیا گیا ہم پر اور انکار کرتے ہیں ماننے سے ہر اُس چیز کے جو اسکے علاوہ ہے حالاکہ وہ حق ہے جو تصدیق کرتا ہے اس (کتاب) کی جو انکے پاس موجود ہے۔

وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لِقِ  
كِتَابِ اللَّهِ وَرَأَىٰ ظُهُورَهُمْ كَانَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيْطَانُ ﴿البقرہ 1/2:101﴾  
اور جب آیا ان کے پاس کوئی رسول اللہ کی طرف سے تصدیق کرتا ہوا ان (کتابوں) کی جو انکے پاس موجود ہیں تو پھینک دیا ایک گروہ نے ان میں سے جنہیں دی گئی تھی کتاب اللہ ہی کی کتاب کو پس پشت اس طرح گویا وہ اسے جانتے ہی نہیں ۝ اور پیچھے لگ گئے ان (خرافات) کے جنہیں پڑھتے پڑھاتے تھے شیاطین۔

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ ۖ بَيِّنَاتٍ ج وَ مَا يَكْفُرُ بِهَا الْفَاسِقُونَ ۝ ﴿البقرہ 1/2:99﴾

اور بے شک نازل کیں ہیں ہم نے تمہاری طرف ایسی آیات جو صاف صاف حق کا اظہار کر نیوالی ہیں ان کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو نافرمان ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ  
وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۖ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ج  
وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ ﴿النساء 4/4:150-151﴾

بے شک جو اللہ اور اُس کے رسولوں سے کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اُس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی کو مانیں گے اور کسی کو نہ مانیں گے اور چاہتے ہیں کہ کفر اور ایمان کے درمیان ایک راہ نکالیں وہ سب یکے کافر ہیں اور ایسے کافروں کے لیے ہم نے رسوا کر نیوالا عذاب تیار رکھا ہے۔

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَعْيُهُمْ وَتَحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ط وَبُسَّ الْمِهَادُ ۝ ﴿ال عمران 3/3:12﴾  
کہہ دو (اے محمدؐ) ان لوگوں سے جنہوں نے انکار کیا کہ وہ وقت دور نہیں کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے جو بہت برا ٹھکانا ہے۔

فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ۝ ﴿البقرہ 2:98﴾ تو بے شک اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعَسَّأَلَهُمْ وَاضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٦٧/٨﴾ مُحَمَّد ﴿26/47:8﴾

اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا سو ہلاکت ہے انکے لیے اور ضائع کر دیا ہے اللہ نے ان کے اعمال کو۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ز

وَاللَّكَفْرِينَ أَمْثَلَهَا ﴿٢٦٧/١٠﴾ مُحَمَّد ﴿26/47:10﴾

کیا نہیں چلے پھرے یہ زمین میں تاکہ دیکھتے کیا ہوا انجام ان لوگوں کا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ تباہ و برباد کر دیا اللہ تعالیٰ نے انہیں اور انکار کرنے والوں کے لیے ایسے ہی نتائج ہیں۔

وَأَنْ مِّنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَمَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ط كَانَ ذَلِكَ فِي

الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿٢٦٧/٥٨﴾ بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿15/17:58﴾

اور روئے زمین پر ایسی کوئی بستی نہیں ہوگی جسے ہم قیامت سے پہلے برباد نہ کر دیں یا اسے سخت عذاب نہ دے ڈالیں (یہ قانون الہیہ) میں درج شدہ بات ہے۔

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿٢٦٧/٥٩﴾ وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً

أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ﴿٢٦٧/٦٠﴾ بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿15/17:15-16﴾

اور ہمیں پس ہم عذاب دینے والے (کسی کو) جب تک کہ نہ بھیج دیں ہم کوئی پیغمبر اور جب ارادہ کرتے ہیں ہم کہ ہلاک کریں کسی بستی کو (پہلے) سرکردہ لوگوں کو (رسول کی اطاعت) کا حکم دیتے ہیں تو وہ اس میں نافرمانیاں کرنے لگ جاتے ہیں۔ تب چسپاں ہو جاتا ہے اس پر فیصلہ (عذاب کا) پھر برباد کر دیتے ہیں ہم اسے پوری طرح۔

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُونَ ﴿٢٦٧/٦١﴾ ذِكْرًا قَفْ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٦٧/٦٢﴾ الشُّعْرَاءُ ﴿19/26:210-211﴾

اور ہم نے کسی بستی کو بغیر اسکے کہ اسکی طرف نبی بھیجے ہوں ہلاک نہیں کیا یہ اس لئے ہے کہ انکو نصیحت پہنچ جائے اور ہم ظالم نہیں۔

**لوگوں کو گمراہ کرنے والے دوزخیوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :**

فَإِنَّ مَوْذَنًا بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿٢٦٧/٦٣﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا

عِوَجًا ج ﴿٢٦٧/٦٤﴾ اَلْاَعْرَافِ ﴿7:44-45﴾ پھر پکار کر کہے گا ایک پکارنے والا ان کے درمیان کے لعنت ہو اللہ کی ان ظالموں پر۔ جو روکتے

تھے اللہ کی راہ سے اور چاہتے تھے اسے تیزھا کرنا





لِّلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ﴿١٥﴾ بنی اسراء یل 15/17:8 ﴿﴾ اور ہم نے جہنم کو انکار کرنے والوں کے لیے قید خانہ بنایا ہے۔

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ ﴿٩﴾ بنی اسراء یل 9 ﴿﴾ بلاشبہ یہ قرآن راہ دکھلاتا ہے ایسی جو بالکل سیدھی ہے  
وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٠﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ

حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١١﴾ الاعراف 9/7:181-182 ﴿﴾

اور ہماری ہی مخلوق میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو ہدایت کرتی ہے (ٹھیک ٹھیک) حق کے مطابق اور اسی کے مطابق انصاف کرنے والی ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو انہیں ہم بتدریج لے جائیں گے (بتا ہی کی طرف) ایسے طریقے سے کہ انہیں خبر تک نہ ہو گی۔

إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾ هود 12/11:56 ﴿﴾ بے شک میرا رب (ملتا) ہے صراطِ مستقیم پر۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لِيَأْكُلُوا أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْباطِلِ وَيَصُدُّوا  
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ط وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا فَبَشِّرْ  
هُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾ التوبة 10/9:34 ﴿﴾

اے ایمان والو بیشک بہت سے علماء اور درویش لوگوں کے مال ناحق طور پر کھاتے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ اور لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ سو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔

وَذِكْرَىٰ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ الاعراف 2 اِتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مَن دُونَهُ أُولَٰئِكَ ط  
قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٣﴾ الاعراف 8/7:3 ﴿﴾

اور یہ نصیحت ہے مومنوں کیلئے (اے لوگو) جو کلام تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف اتارا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر (دوسرے اپنے بنائے ہوئے) دوستوں کا کہا مت مانو۔ بہت ہی کم تم نصیحت قبول کرتے ہو۔

انسان جس طرح خالی ہاتھ دنیا میں آتا ہے اسی طرح خالی ہاتھ جاتا ہے۔ مادی طور پر جو کچھ بھی جمع کرتا ہے اُسکے کھلے ہوئے خالی ہاتھ اعلان کرتے ہیں کہ وہ ہرگز یہ کچھ سمیٹنے دنیا میں نہیں آیا تھا خدا تعالیٰ نے اُسے اشرف المخلوقات بنایا اپنے اطراف پر ایک ادنیٰ طور بھی اُس پر یہی انکشاف کرتا ہے کہ زمین و آسمان کے تمام ظاہری اور مخفی خزانے اُسی کے لیے ہیں اور اُس کی خدمت کرتے ہیں انسان اور دوسرے جانداروں میں کیا فرق ہے قرآن پاک ہمیں بتاتا ہے کہ انسان نطفہ امشاج سے پیدا کیا گیا ہے یعنی اُسکے نطفے میں ہی بعض ایسی خوبیاں

رکھی گئیں جو اُسے باقی جانداروں سے منفرد اور ممتاز کرتی ہیں یہ خوبیاں کیوں رکھی گئیں سورۃ الدھر میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے قَبْلَیْہِ تاکہ امتحان لیں اسکا اور وہ خوبیاں کون سی تھیں فَجَعَلْنٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ﴿۱﴾ الانسان 76 آیت 2 ﴿۲﴾ یعنی اُسے سمیع اور بصیر بنایا گیا یعنی

وہ سن کر دیکھ کر تجزیہ کرنے اور درست نتائج اخذ کر کے ترقی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے ہر چیز اپنے خالق کی طرف اشارہ کرتی ہے مثلاً اگر صادقین کی کوئی اچھی پینٹنگ ہے یا خطاطی تو وہ صادقین کی طرف اشارہ کرتی ہے اُس کی تعریف ہوتی ہے غالب کے اچھے اشعار آج بھی غالب ہی کی طرف متوجہ کراتے ہیں، ایٹم بم، بلب، جہاز غرض کوئی بھی ادنیٰ یا اعلیٰ ایجاد ہوا اپنے بنانے والے اپنے خالق کی طرف اشارہ کرے گی سائنسی فارمولا اپنے خالق کی طرف مثلاً ہم نیوٹن کے فارمولے پڑھ کر اُس کی تعریف و توصیف کرتے ہیں جب ادنیٰ سے ادنیٰ چیز بھی از خود انسان کو اپنے خالق کی طرف متوجہ کرتی ہے جو کہ درحقیقت خود مخلوق ہوتا ہے تو اتنا بڑا نظام کائنات زندہ اور حیران کن جس میں انسان ایک مکھی کا پر بھی بنانے پر قدرت نہیں رکھتا بھلا انسان کو اسکے خالق کی طرف متوجہ نہیں کرتا یہ روز و شب کے تغیرات یہ موسموں کا بدلنا

لَا يَتْلُو لِيَ أُولَى الْأَلْبَابِ يَقِينًا بَهِتِ نَشَانِيَا هِيَا اِيَسِي عَقْمَنَدُوں كِي لِيَا جَوِيَا دَكْرَتِي هِيَا اللّٰهُ كُو كُھَرِي بِيٹِي وَيَا عَلٰى جُنُوْبِيْهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَا اِيَا پِيَلُوُوں كِي بِلَا اُوْر غُوْرُوْ فِكْر كَرَتِي هِيَا تَخْلِيْقِ مِيَا آسْمَانُوں اُوْر زَمِيْنِ كِي پُھَرِيَا اَخْتِيَارِ بُولِ اُٹھتِي هِيَا رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا جَا اِيَا هَمَارِي رَب تُوْنِي يِي سَبِيَا مَقْصِدِ هَر گَز نِيْهِسِيَا پِيَا كِيَا سُبْحَنَكَ پَاكِ هِيَا تُو هَر نَقْصِ وَيَعِيْبِ سِي۔ ﴿سُورَةُ اِلْ عَمْرَانِ 3: 191﴾

کائنات کا ذرہ ذرہ ہمیں اُسی خالق کی طرف متوجہ کرتا ہے جسکی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ وہی ہمارا مقصود و مطلوب ہے سورۃ ہود میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے اِنَّ رَبِّيْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١١﴾ ہود 11:56 ﴿﴾ بے شک میرا رب (ملتا) ہے صراطِ مستقیم پر۔ ہماری ہر نماز کی ہر رکعت میں بھی یہی دُعاء ہوتی ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١﴾ الفاتحہ 1:6 ﴿﴾ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ اُس سیدھے راستے کی راہنمائی ہمیں کیسے مل سکتی ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ ﴿٩﴾ بنی اسرائیل 17:9 ﴿﴾ بلاشبہ یہ قرآن راہ دکھاتا ہے ایسی جو بالکل سیدھی ہے۔

خدا نے ایک ہی دین بنایا ایک ہی اُمت قائم فرمائی اور بار بار سخت تاکید فرمائی وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَالْإِيكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۳۰۵﴾ ال عمران 3:105 اور نہ ہو جانا تم اُن لوگوں کی طرح جو بٹ گئے اور اختلاف میں مبتلا ہو گئے اسکے بعد بھی کے آچکے تھے اُنکے پاس واضح احکام یہی وہ لوگ ہیں جنکے لیے ہے عذابِ عظیم وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ﴿۳۰۶﴾ آل عمران 3:103 اور مضبوطی سے تھام لو اللہ کی رسی کو سب مل کر اور فرقہ بندی نہ کرو۔

پھر سورۃ روم میں فرمایا وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۳۰﴾ روم 30:31 ﴿۳۱﴾ اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا ط كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِغُونَ ﴿۲۳﴾ المومنون 23:53 ﴿۲۴﴾ (یعنی) ان لوگوں میں جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مکن ہے (سید شبیر احمد)

مگر انسان کی وہی فطرتی سرکشی، خدا تعالیٰ نے تو فرقہ بنانے یا کسی فرقہ میں شامل ہونے سے منع فرمایا تھا سورۃ انعام آیت نمبر 159 میں یہ اعلان فرمایا کہ جن لوگوں نے دین کو فرقوں میں بانٹ ڈالا اور گروہوں میں بٹ گئے اے محمد ﷺ تو اعلان کر دے کہ تیرا ان سے کوئی واسطہ نہیں۔ کیا ہم اندھے بن چکے ہیں اس قرآن کو بھی سینے سے لگا رکھا ہے اور اپنے اپنے فرقے پر خوش بھی ہیں۔ إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا لَّسْتُ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿6﴾ الانعام 159: ﴿﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ط ﴿الشورى 25/42: 14﴾ اور نہیں فرقوں میں بٹے لوگ مگر اسکے بعد کہ آپ کا تھا ان کے پاس صحیح علم اور ہوئی یہ (فرقہ بندی) ایک دوسرے کی ضد میں (سید شہیر احمد) یعنی کسی علم یا عقلی اخلاف وجہ نہیں تھی کیونکہ صحیح علم یعنی کتاب اللہ تو موجود تھی محض آپس کا بغض و حسد اور لالچ وجہ بنی لوگ اُس ملاقات کے دن یومِ حساب کو بھول گئے۔ جب ایسے حالات ہوں تو ایسے لوگ جو ایمان لا چکے ہیں وہ صراطِ مستقیم کی ہدایت کیسے لیں کیونکہ صراطِ مستقیم تو ایک ہی راستہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿الحج 22/54﴾ اور یقیناً اللہ ہدایت دیتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے سیدھے راستے کی (سید شہیر احمد) وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ط ﴿النحل 14/16: 9﴾ اور اللہ ہی کے ذمہ ہے سیدھا راستہ دکھانا جبکہ کچھ راستے ٹیڑھے بھی ہوں۔

کیا یہ ممکن ہے کہ اس خیر امت میں جب خبیث اور طیب آپس میں غلط ملط ہو جائیں تو خدا تعالیٰ متمیز نہ کرے کوئی مندر یا مبشر نہ بھیجے چونکہ تمام معاملات میں یہ کامل کتاب ہماری راہنما ہے اور صراطِ مستقیم کے لیے ہر ہدایت اسی سے لینے کا حکم ہے سورۃ آل عمران 3 میں آیت نمبر 179 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ص ﴿آل عمران 3: 179﴾ اللہ مومنوں کو اس حالت میں ہرگز نہ رہنے دیگا جس میں تم اس وقت پائے جاتے ہو۔ وہ پاک لوگوں سے الگ کر کے رہے گا مگر اللہ کا یہ طریقہ نہیں کہ تم کو غیب پر مطلع کر دے غیب کی باتیں بتانے کے لیے تو وہ اپنے رسولوں کو منتخب کر لیتا ہے (مولنا ابوالاعلیٰ مودودی)

انبیاء کی بعثت کی وجوہات: فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ ﴿النحل 14/16: 35﴾

سو نہیں ہے رسول پر (کوئی ذمہ داری) سوائے کھول کھول کر پہنچا دینے کے (یعنی بات کو روشن طریقہ سے کھول کر سمجھا دینے کے) وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ج فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ تَحْزَنُونَ ﴿الانعام 7/6: 48﴾

ترجمہ: اور نہیں بھیجتے ہم رسول مگر اس غرض سے کہ دیں بشارت نیک لوگوں کو اور ڈرائیں (بدکاروں کو) پھر جو لوگ ایمان لے

آئیں اور اصلاح کر لیں تو نہیں ہے کوئی خوف اُنکے لیے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

پھر ایک سنت الہی یہ بدکاروں کو اور نافرمانوں کو سزا دینے کی بھی ہے جس طرح سورۃ بنی اسرائیل میں بھی جب کچھ قیامتوں کے عذابوں کی خبر اور وجہ بتائی تو یہ بھی ارشاد فرمایا **وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا** م اگر تم نے (بھی) پھر وہی کیا جو پہلوں نے کیا تھا تو ہم بھی وہی کریں گے (جو پہلے کیا تھا)۔ سورۃ طہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اگر ہم ان کو رسول مبعوث کیے بغیر کسی عذاب کے ذریعہ ہلاک کرتے تو وہ یہ کہتے **لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَتَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَذِلَّ وَنَخْزَىٰ** ﴿طہ 134: 16/20﴾ کیوں نہیں بھیجا تو نے ہماری طرف کوئی رسول کہ ہم پیروی اختیار کر لیتے تیری آیات کی اس سے پہلے کہ ہم ذلیل و خوار ہوتے۔

**كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً قَدْ فَعَلْتُ اللَّهُ الْبَيِّنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيُحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ط وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ تَهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ج فَهَذَا اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأُذُنِهِ ط وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ**

**يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ** ﴿البقرة 213: 2/2﴾

تھے سب انسان ایک ہی امت (پھر اُن میں اختلافات ہو گئے) تو بھیجے اللہ نے انبیاء بشارت دینے والے اور خبردار کر نیوالے اور نازل کی اُنکے ساتھ اپنی کتاب مبنی برحق تاکہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا اختلاف کرتے تھے وہ جن میں اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اس کے بعد کے آچکے تھے ان کے پاس واضح احکام محض آپس کی ضد کی بنا پر پھر ہدایت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمدؐ پر) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی (سید شہیر احمد)

**أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخِلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ط ﴿البقرة 214: 2/2﴾** پھر کیا سمجھ رکھا ہے تم نے (اے مسلمانو!) کہ داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں جبکہ ابھی نہیں آئے تم کو احوال ان لوگوں کے سے جو ہو گزرے ہیں تم سے پہلے (سید شہیر احمد)

**وَأَفْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لِيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ج فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝ اسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ط وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ**

السَّيِّءِ إِلَّا بِأَهْلِهِ ط فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ج فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ه وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۝ ﴿فاطر 22/35:42-43﴾

اور قسمیں کھایا کرتے تھے یہ اللہ کی سخت ترین قسمیں کہ اگر آتا انکے پاس کوئی متنبہ کر نیوالا تو ہوتے یہ زیادہ ہدایت یافتہ ہر ایک اُمت سے لیکن جب آیا انکے پاس متنبہ کر نیوالا تو نہ اضافہ کیا (اس کی آمد نے) مگر نفرت کا ۝ (جسکی وجہ سے) سرکشی کرنے لگے وہ زمین میں اور بری بری چالیں چلنے لگے اور نہیں پڑتی بری چال مگر اسکے چلنے والے پر سونہیں انتظار کر رہے وہ مگر (اللہ تعالیٰ کی) اُسی سنت کا جو پہلوں پر لاگو تھی اور نہیں پاؤ گے تم سنت اللہ میں کوئی تبدیلی اور نہ پاؤ گے تم سنت اللہ کو مقررہ طریقہ سے پھرا ہوا۔

وَأَنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونَ ۝ فَتَقَطُّوْا أَمْرَهُمْ نَيْنَهُمْ زُبُرًا ۝ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝ ﴿المؤمنون 18/23: 52-53﴾

اور بے شک یہ تمہاری جماعت ایک ہی ملت ہے اور میں تمہارا رب ہوں سو مجھ ہی سے ڈرو ۝ مگر کر لیا لوگوں نے اپنے دین کو باہم ٹکڑے ٹکڑے ہر گروہ جو اس کے پاس ہے مکن ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ط ﴿الانعام 8/6: 159﴾

بے شک وہ لوگ جنہوں نے فرقوں میں بانٹ ڈالا اپنے دین کو اور بن گئے گروہ نہیں ہے تمہیں (اے محمدؐ) ان سے کوئی واسطہ

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ج وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝ أَوْ كَلَّمَاعَهُدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ ط بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ ﴿البقرہ 1/2: 99-100﴾

او بے شک نازل کیں پس ہم نے تمہاری طرف ایسی آیات جو صاف صاف (حق کا) اظہار کر نیوالی ہیں اور نہیں انکار کرتے انکا مگر وہی جو نافرمان ہیں۔

وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ قِ

كِتَابَ اللَّهِ وَرَأَوْا ظُهُورَهُمْ كَانَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ ط ﴿البقرہ 2: 101-102﴾

اور جب آیا ان کے پاس کوئی رسول اللہ کی طرف سے تصدیق کرتا ہوا ان (کتابوں) کی جو انکے پاس موجود ہیں تو پھینک دیا ایک گروہ نے ان میں سے جنہیں دی گئی تھی کتاب اللہ ہی کی کتاب کو پس پشت اس طرح کہ گوتا وہ (اسے) جانتے ہی نہیں اور پیچھے لگ گئے ان (خرافات) کے جنہیں پڑھتے پڑھاتے تھے شیاطین (سید شہیر احمد)

حضرت یوسفؑ کی قوم کے اس عقیدہ کے بارے میں کہ اللہ اب کسی کو بنی بنا کر معبود نہیں فرمائے گا ارشاد باری تعالیٰ ہے: حَتَّىٰ اِذَا هَلَكَ قُلُوبُكُمْ لَنْ يَّيْعَتَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهِ رَسُوْلًا ط كَذٰلِكَ يُضِلُّ

اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ نِ ﴿المؤمن 24/40:34﴾

یہاں تک کہ جب ان کا (حضرت یوسفؑ) انتقال ہو گیا تو تم نے کہا ہرگز نہیں بھیجے گا اللہ اسکے بعد کوئی رسول اس طرح گمراہ کر دیتا ہے اللہ ان لوگوں کو جو ہوتے ہیں حد سے گزرنے والے اور شک کر نیوالے ﴿سید شہیر احمد﴾

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيَةِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ ط كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط

كَذٰلِكَ يَطْبَحُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبٍ مُّتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿المؤمن 24/40:35﴾

جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیات میں بغیر کسی سند کے جو انکے پاس آئی ہو سخت ناپسندیدہ ہے (یہ روئے) اللہ کے نزدیک اور انکے نزدیک بھی جو ایمان لائے۔ اسی طرح مہر لگا دیتا ہے اللہ اُس دل پر جو ہو متکبر اور سرکش۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولٰٓئِ الّٰلْبَابِ ط ﴿يوسف 13/12:111﴾

یقیناً ہے ان قصوں میں سامان عبرت عقلمند لوگوں کے لیے

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اَسَاطِيْرُ اٰوٰلِيْنَ ﴿الانعام 7/6:25﴾

اور کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے فیصلہ کر لیا ہے انکار کا نہیں ہیں یہ باتیں مگر کہانیوں میں پہلے لوگوں کی۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ج فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

هُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿الانعام 7/6:48﴾

اور نہیں بھیجتے ہم رسول مگر اس غرض سے کہ دیں بشارت (نیک لوگوں کو) اور ڈرائیں (بدکاروں کو) پھر جو لوگ ایمان لے آئیں اور اصلاح کر لیں تو نہیں ہے کوئی خوف انکے لیے اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہونگے (سید شہیر احمد)

سُنَّةٌ مِّنْ قَدٰرٍ سَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدِلِ سُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿بنی اسرائیل 15/17:77﴾

یہی طریقہ کار ہے (ہمارا) ان کے بارے میں جو بھیجتے تھے ہم نے تم سے پہلے اپنے رسول اور نہ پاؤ گے تم ہمارے طریق کار میں کوئی تبدیلی

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ط ﴿ابراہیم 13/14:4﴾

اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر بولتا تھا وہ زبان اپنی قوم کی تاکہ کھول کے سمجھائے انہیں

اللَّهُ يُصْطَفِي مِّنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ ط ﴿الحج 75: 11/22﴾

۱۔ اللہ چُن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور آدمیوں میں سے (امام احمد رضا بریلوی)

۲۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے رسالت کے لیے جسکو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے فرشتوں میں سے (جن فرشتوں کو چاہے) احکام پہنچانے والے

مقرر فرماتا ہے اور (اسی طرح) آدمیوں میں سے (مولنا اشرف علی صاحب تھانوی)

۳۔ اللہ تعالیٰ منتخب فرما لیتا ہے فرشتوں میں سے اپنے پیغام رساں اور انسانوں میں سے بھی (سید شبیر احمد)

۴۔ اللہ فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے رسولوں کو چھانٹ لیتا ہے (حکیم سید مقبول احمد دہلوی) اہل بیت

1- اس آیت میں یَصْطَفِي مَضَارِع کا صیغہ ہے جو حال اور مستقبل دونوں کے لیے آتا ہے ماضی کیلئے استعمال نہیں ہوتا۔

2- رُسُلًا استعمال کیا ہے لہذا اس سے مراد آنحضرت ﷺ (واحد) نہیں ہو سکتے چونکہ جمع کا صیغہ ہے۔

دوسری جگہ فرماتا ہے وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا کہ خدا اپنی سنت تبدیل نہیں کرتا۔ ﴿الاحزاب 33: 62، فاطر 35: 43، الفتح 48: 23﴾

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط وَمَا كَانَ

اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مَن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ص فَاْمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ج

﴿ال عمران 179: 4/3﴾

(۱) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس حالت میں نہیں رکھنا چاہتا جس پر تم اب ہو جب تک کہ ناپاک کو پاک سے متمیز نہ فرمادیں۔ اور اللہ تعالیٰ

ایسے امورِ غیبیہ پر تم کو مطلع نہیں کرتے لیکن ہاں جسکو چاہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں انکو منتخب فرما لیتے ہیں (مولنا اشرف علی

صاحب تھانوی)

(۲) اللہ مومنوں کو اس حالت میں ہرگز نہ رہنے دیگا جس میں تم اسوقت پائے جاتے ہو وہ پاک لوگوں کو ناپاک لوگوں سے الگ کر کے رہے

گا۔ مگر اللہ کا یہ طریقہ نہیں کہ تم کو غیب پر مطلع کر دے۔ غیب کی باتیں بتانے کیلئے تو وہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے

(مولنا ابوالاعلیٰ مودودی) لہذا (امورِ غیب کے بارے میں) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں حاشیہ نمبر ۱۲۵ میں

لکھتے ہیں:- ”یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جماعت کو اس حال میں دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ انکے درمیان سچے اہل ایمان اور منافق سب غلط

ملاط رہیں۔“ پھر حاشیہ نمبر ۱۲۶ میں لکھتے ہیں ”یعنی مومن و منافق کی تمیز نمایاں کرنے کیلئے اللہ یہ طریقہ اختیار نہیں کیا کرتا کہ غیب سے

مسلمانوں کو دلوں کا حال بتا دے کہ فلاں مومن اور فلاں منافق بلکہ اسکے حکم سے ایسے امتحان کے مواقع پیش آئینگے جن میں تجربہ سے مومن



اور منافق کا حال گھل جائیگا (تفہیم القرآن)

۳۔ خدا کی یہ شان نہیں ہے کہ مومنوں کو اسی حالت پر رہنے دے کہ جس حالت پر تم ہو یہاں تک کہ ناپاک کو پاک سے جدا نہ کر دے اور خدا کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ تم کو غیب کی باتوں سے آگاہ کر دے لیکن خدا تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے (اس بات کیلئے) منتخب کر لیتا ہے پس تم اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ (سید مقبول احمد دہلوی) اہل بیت

۴۔ اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک کہ جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ جن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی)

۵۔ نہیں ہے اللہ کے چھوڑ دے مومنوں کو اس حالت میں کہ تم جس میں تھے کہ الگ نہ کر دے ناپاک کو پاک سے اور نہیں ہے اللہ کہ مطلع کرے تم کو غیب پر لیکن اللہ جن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے (غیب کی باتیں بتانے کے لیے) لہذا ایمان رکھو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر (سید شبیر احمد)

يٰۤاٰدَمُ اِمَّا يٰۤاَتَيْنٰكَمۡ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰتِيَّ لَا فَمَنۡ اَتَقٰۤى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰتِيْنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ جِہَنَّمَ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ﴿الْاَعْرَاف 35-36﴾

(۱) اے بنی آدم! جب آئیں (جو کہ ضرور آئیں گے) تمہارے پاس رسول جو تم ہی میں سے ہونگے، پڑھ کر سنائیں گے تمہیں میری آیات تو جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا اور اصلاح کریگا (اپنی) سونہ کسی قسم کا خوف ہوگا انکے لیے اور نہ وہ کبھی غمگین ہوں گے اور وہ لوگ جو جھٹلائیں گے ہماری آیات کو اور تکبر کریں گے ان (کے ماننے) سے وہی لوگ ہیں اہل دوزخ جو اس میں ہمیشہ رہیں گے (سید شبیر احمد) اہل حدیث

(۲) اے اولادِ آدم! تمہارے پاس تمہارے ہم جنس رسول ضرور آئیں گے جو میری آیتیں تمہیں پڑھ کر سنائیں گے جو تقویٰ اور نیکی اختیار کریں گے ان پر نہ کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ وہ رنج اٹھائیں گے اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور برائے تکبر ان کو نہ مانیں گے جہنمی وہی ہیں جس میں ہمیشہ رہنے والے ہونگے (حکیم سید مقبول احمد دہلوی) اہل حدیث

(۳) اے اولادِ آدم کی اگر تمہارے پاس پیغمبر آویں جو تم ہی میں سے ہونگے جو میرے احکام تم سے بیان کریں گے سو جو شخص پر ہیز رکھے اور درستی کرے سو ان لوگوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جو ہمارے ان احکام کو جھوٹا بتلا دیں گے اور ان سے تکبر کریں گے وہ لوگ دوزخ والے ہونگے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (مولنا اشرف علی صاحب تھانوی) دیوبندی

(۴) اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں سے کے رسول آئیں میری آیتیں پڑھتے تو جو پر ہیز گاری کرے اور سنوڑے تو اس پر نہ کچھ

خوف اور نہ کچھ غم اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا وہ دوزخی ہیں اور انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔

(امام احمد رضا خاں بریلوی) بریلوی

(۵) اے آدم کے بیٹو اگر تمہارے پاس تمہیں میں سے میرے رسول آویں جو تم کو میرے احکام سناویں تو جو ایمان لاؤ گے اور صلاحیت اختیار کرینگے اُن پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہونگے اور جو لوگ ہمارے حکموں سے انکاری ہوں گے اور تکبر کریں گے وہی جہنمی ہوکر ہمیشہ جہنم میں رہیں گے (مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری) اہل حدیث

(۶) اے بنی آدم یاد رکھو اگر تمہارے پاس خود تم ہی میں سے ایسے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنارہے ہوں تو جو کوئی نافرمانی سے بچے گا اور اپنے رویے کی اصلاح کریگا اسکے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلائیں گے اور انکے مقابلے میں سرکشی برتیں گے وہی اہل دوزخ ہونگے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے (سید ابوالاعلیٰ مودودی)

(۷) اے اولادِ آدم کی اگر آئیں تمہارے پاس رسول تم میں سے کہ سنائیں تم کو آیتیں میری تو جو کوئی ڈرے اور نیکی پکڑے تو نہ خوف ہوگا اُن پر اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور تکبر کیا اُن سے وہی پس دوزخ میں رہنے والے وہ اُسی میں ہمیشہ رہیں گے (شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب)

(۸) اے بیٹو آدم کے اگر آویں تمہارے پاس رسول تم میں سے بیان کریں اوپر تمہارے نشانیاں میری پس جو کوئی پرہیزگاری کرے اور اصلاح کرے پس نہیں ڈرا اور پرانکے اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جن لوگوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور تکبر کیا اُن سے یہ لوگ رہنے والے ہیں آگ کے وہ بچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہیں (شاہ رفیع الدین محدث دہلوی)

(۹) اے اولادِ آدم! اگر تمہارے پاس تم ہی سے رسول آئیں سنائیں تمہیں میری آیات تو جو ڈرا اور اُس نے اصلاح کر لی ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین رہیں گے (حافظ نذیر احمد) مسلم اکاوی

”إِمَّا يَأْتِيَنَّ“ کا ترجمہ ہے ”البتہ ضرور آئینگے کیونکہ یَاتِيَنَّ مضارع مؤکہ بہ نون ثقلیہ ہے نون تاکہ رسولوں کے بھیجا جانے کو

زمانہ مستقبل سے وابستہ کر رہا ہے اِمَّا شرط تاکید کا فائدہ دے رہا ہے کہ یہ خطاب آئندہ زمانے کیلئے ہے۔ اب اتنی واضح اور آسان آیت جسکا کوئی دوسرا ترجمہ ممکن ہی نہیں اور یہ اختلاف فوراً ہی ختم ہو جاتا ہے مگر اس کی موجودگی میں بھی وہی پرانی منکروں کی روش اپنائی جاتی ہے جسکا ذکر سورۃ النساء میں اس طرح ہے:- ”الْم تَرَالِیَ الَّذِیْنَ یَزُعْمُونَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا اِمَّا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَ مَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یُرِیْ دُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِہ ط ﴿النساء 60: 5/4﴾ ترجمہ:- کیا نہیں دیکھا

تم نے ان لوگوں کو جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے ہیں اس پر جو نازل کیا گیا ہے تم پر اور اس پر بھی جو نازل کیا گیا تھا تم سے پہلے (اس کے باوجود) چاہتے ہیں کہ رجوع کریں معاملات کے فیصلوں کے لیے طاغوت کی طرف حالانکہ انہیں حکم دیا

گیا تھا کہ انکار کریں طاعوت کا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بھول جاتے ہیں **إِلَّا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ** ○

﴿الشُّورٰی 25/42:53﴾ ترجمہ:- خبردار رہو! اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں تمام معاملات۔ جس کلام کو اللہ نے انسانوں کے لیے آسان فرمایا اس کے مقابل دوسرے لوگوں کی ایسی دلیل قبول کرنا جو واضح طور پر کلام اللہ کے مخالف ہو اور پھر اُس کت تاٰید بھی کلام الہی سے نہ ہو۔ اُنکے لئے اللہ تعالیٰ کی یہ نصیحت ہے ”وَإِنْ تَطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ط إِنَّ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ○ ﴿انعام 6:116﴾ ترجمہ:- اور اگر کہا مانو گے تم ان لوگوں کی اکثریت کا جو زمین میں (بستے) ہیں تو وہ گمراہ کر دیں گے تم کو اللہ کے راستے سے نہیں پیروی کرتے وہ مگر گمان کی اور نہیں ہیں وہ مگر قیاس آرائیاں کر نیوالے

اس آیت کے بارے میں امام جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں:- فَإِنَّهُ خِطَابٌ لِأَهْلِ ذَلِكَ الزَّمَانِ وَلِكُلِّ مَنْ بَعْدَهُمْ (تفسیر القرآن جلد ۲ صفحہ ۳۶ مصری) کہ یہ خطاب اس زمانے اور اگلے زمانے تمام لوگوں کو ہے

**يَبْنِيْ اٰدَمَ** حکم عام ہے اور اسکے علاوہ بھی قرآن پاک میں استعمال ہوا نیز اس سے پہلے بھی متعدد بار آیا ہے جیسا کہ **يَبْنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴿الاعراف 7:31﴾** ترجمہ:- اے اولادِ آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو (مولانا شرف علی صاحب تھانوی) **يَبْنِيْ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوَاتِیْكُمْ وَرِیْشًا ط وَلِبَاسُ التَّقْوٰی لَا ذٰلِكَ خَیْرٌ ط ﴿الاعراف 8/7:26﴾** ترجمہ:- اے اولادِ آدم! یقیناً اتارا ہے ہم نے تم پر لباس کہ چھپائے تمہارے جسم کے قابل شرم حصے اور زریعہ ہے (تمہارے جسم کیلئے) حفاظت اور زینت کا اور تقویٰ کا لباس سب سے بہتر ہے (سید شبیر احمد)

کیا یہ علماء مسلمانوں کو اس کا مخاطب نہیں سمجھتے کیا مسجد میں بغیر لباس حاضری دے سکتے ہیں کیا تقویٰ کا لباس ان کے نزدیک سب سے بہتر نہیں ہے کیونکہ اب میں سے بعض بچنے کیلئے اس قسم کی حجت کرتے ہیں جبکہ اس سورۃ کے شروع میں ہی ارشادِ باری تعالیٰ ہے ”اے نازل کیا گیا ہے تاکہ خبردار کرو تم اسکے سے (منکروں کو) وَذِکْرًا لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿الاعراف 7:2﴾ اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لیے۔ اور حکم دیا **اَتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ رَبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِیَاءَ ط قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ○ ﴿الاعراف 7:3﴾** (لوگو!) پیروی کرو اسکی جو نازل کیا گیا ہے تم پر تمہارے رب کی طرف سے اور نہ پیروی کرو اپنے رب کو چھوڑ کر (دوسرے) سرپرستوں کی مگر کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو تم۔ (سید شبیر احمد) پھر آیاتِ اِمَّا یَا تِیْنِکُمْ سے پہلے کی آیات میں خاص طور پر ”قُل“ کہہ کر خطاب آنحضرت ﷺ سے ہے پھر حضورؐ کے ذریعے یہ پیغام تمام بنی نوعِ آدم کو پہنچایا۔ **قُلْ اَمْرٌ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ قف ﴿الاعراف 7:29﴾** کہو حکم دیا ہے میرے رب نے تو راستی اور انصاف کا **قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ۔ کہو کس نے حرام کیا ہے اللہ کی زینت کو قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ﴿الاعراف 7:32﴾**۔ کہو یہ سب چیزیں ان لوگوں کے لیے ہیں جو ایمان لائے **قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ ﴿الاعراف 7:33﴾** کہو بس حرام کئے ہیں میرے

رب نے تو تمام بے شرمی کے کام پھر اسکے بعد نصیحتیں فرمائیں کہ حق سے سرکشی نہ کرنا۔ کسی کو اللہ کا شریک نہ بنانا وَأَنْ تَقُولُوا عَالَمِ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿الاعراف 7:33﴾ اور اللہ کی طرف ایسی باتیں مت کہو جن کے متعلق تم نہیں جانتے (کہ وہ اللہ نے فرمائی ہیں) وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ لَا لِيْتَأْخِرُوا سَاعَةً وَلَا لِيْتَقَدِّمُوا ﴿الاعراف 7:34﴾

اور ہر امت کیلئے (مہلت کی) ایک مدت مقرر ہے پھر جب آئیگا مقررہ وقت تو نہ پیچھے رہ سکیں گے وہ (اس سے) ایک ساعت اور نہ آگے بڑھ سکیں گے (سید شبیر احمد) یعنی کوئی بھی امت ہمیشہ تو حید اور خدا کی کامل تعلیمات پر قائم نہیں رہتی بلکہ اختلافات اور تفرقہ بازی میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کے شرک اور بدعت کا سفر بھی شروع کر دیتی ہے اور اس آیت اِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ سے پہلے نازل کردہ احکامات نظر انداز کر دیتی ہے اکثریت کا شرک میں مبتلا ہونا خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا بدترین عقیدہ ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اَتَرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ط سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿النحل 16:1﴾ - آیا چاہتا ہے فیصلہ اللہ کا لہذا جلدی نہ مچاؤ تم اسکے لیے پاک ہے وہ اور بالاتر اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں (سید شبیر احمد) ارشاد باری تعالیٰ ہے وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ﴿النحل 16:9﴾ اور اللہ ہی کے ذمہ ہے سیدھا راستہ دکھانا جبکہ کچھ راستے ٹیڑھے بھی ہوں۔ لہذا اسی سنت اللہ کے مطابق حضور ﷺ کے ذریعہ یہ پیغام تمام بنی نوع انسان کو پہنچایا گیا ہے کہ يٰۤاٰدَمُ اِمَّا يٰۤاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ ﴿الاعراف 7:35﴾ پھر رسول کی بعثت کی غرض تقویٰ پیدا کرنا اور اصلاح کرنا ہوگی جیسا کہ اسی میں فرمایا فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ یعنی جو تقویٰ اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کریگا وہی امن میں ہوگا۔

اس کے بعد اس زندہ کلام کی چند نصیحتیں فَذِكْرٌ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرُ ﴿الاعلىٰ 87:9﴾ کے حکم کے ساتھ درج کرتا ہوں۔ سورۃ الملک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ دوزخ میں جب بھی کوئی گروہ ڈالا جائیگا تو ان سے جہنم کے داروغہ ان سے پوچھیں گے اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝ کیا نہیں آیا تھا تمہارے پاس کوئی متنبہ کرنیوالا؟ قَالُوا بَلٰی قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ ۝ فَكَذَّبْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ؕ ج اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِی ضَلٰلٍ کَبِیْرٍ ﴿الملک 9:8-67﴾ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں بے شک آیا تھا ہمارے پاس متنبہ کرنیوالا لیکن ہم نے اسکو جھٹلایا اور کہا نہیں نازل کیا اللہ نے کچھ بھی۔ نہیں ہو تم مگر پڑے ہوئے بڑی گمراہی میں۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَفَلَمْ تَكُنْ اِلٰیْهِ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ فَاَسْتَكْبَرْتُمْ وَکُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿الجاثیہ 45:21﴾ اور جنہوں نے انکار کیا ان سے کہا جائیگا کہ کیا میری آیتیں تمہیں پڑھ کر نہ سنائی جاتی تھیں مگر اس کے باوجود تم تکبر کرتے تھے اور تم مجرم قوم میں شامل ہو گئے تھے۔ یَسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰی عَلَیْهِ ثُمَّ یَصِرُّ مُّسْتَكْبِرًا کَانَ لَمْ یَسْمَعْهَا ج فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿الجاثیہ 45:8﴾ جو سنتا ہے اللہ کی آیات جو پڑھی جاتی ہیں اسکے سامنے پھر بھی اڑا رہتا ہے (اپنے کفر پر) تکبر کے ساتھ گویا اس نے سنا ہی نہیں اللہ

کی آیات کو سوخو شجری دے دوا سے دردناک عذاب کی۔ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَلَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمَى ﴿قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتُ لِيَ أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا﴾ قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيَتْهَا ج وَكَذَلِكَ الْيَوْمُ تُنْسَى ﴿جو منہ موڑے گا میری کتاب ہدایت سے تو یقیناً ہوگی اسکے لیے تنگ و ترش زندگی اور اٹھائیں گے ہم اسے روز قیامت اندھا ﴿وہ کہے گا اے میرے مالک کیوں اٹھایا ہے تو نے مجھے اندھا جبکہ تھا میں آنکھوں والا﴾ ارشاد ہوگا ایسے ہی جیسے آئی تھیں تمہارے پاس ہماری آیات اور بھلا دیا تھا تو نے اسی طرح آج بھلا دیا جائیگا تجھے۔ ﴿طہ 126-124:20﴾

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ج وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ﴿ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ط﴾ ﴿النساء 70:4﴾

۱۔ اور جو اطاعت کرے اللہ اور رسولؐ کی تو یہی جوگ ہیں ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا (یعنی) انبیاء اور صدیق اور شہید اور صالحین (نیک بندے) اور یہ اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کی طرف سے فضل ہے۔ (حافظ نذر احمد)

۲۔ اور جس نے اطاعت کی اللہ کی اور رسولؐ کی سو یہی ہیں جو (ہوں گے) ساتھ ان لوگوں کے انعام کیا ہے اللہ نے ان پر یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (کے) اور بہت اچھے ہیں یہ جوگ بطور رفیق کے یہ ہے فضل خاص اللہ کی طرف سے (سید شبیر احمد)

۳۔ اور جو شخص اللہ اور رسولؐ کا کہنا مان کے گا تو ایسے اشخاص بھی اُن حضرات کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کی جانب سے (مولانا اشرف علی صاحب تھانوی)

۴۔ جو اللہ اور رسولؐ کا حکم مانے تو اسے انکا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کا فضل ہے۔ (مولانا امام احمد رضا خاں بریلوی)

۵۔ اور جو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کریں گے وہی تو ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے کہ بعض پیغمبروں میں سے ہیں بعض صدیقوں میں سے ہیں اور بعض شہیدوں میں سے ہیں اور بعض صلحاء میں سے ہیں اور وہی لوگ رفاقت کیلئے سب سے اچھے ہیں یہ خدا کی طرف سے فضل ہے اور خدا کا آگاہ ہونا کافی ہے۔ (حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی)

سیاق و سباق:-

اس رکوع میں قبل ازیں ایسے لوگ مذکور ہیں جو اس کتاب پر اور اس سے کچھلی کتابوں پر ایمان رکھنے کے دعویدار ہیں مگر (اس کتاب سے فیصلہ لینے کی بجائے) اپنے مقدمے شیطان کے پاس لے جانا چاہتے ہیں جبکہ اُنکو آگاہ کیا جا چکا ہے کہ شیطان اُن کو بہکا کر بہت دور لے جائیگا۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتِ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ج ﴿النساء 61:4﴾ یعنی جب انہیں حکم کی طرف بلایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے رسولؐ کی طرف تو آپ منافقین کی یہ حالت دیکھیں گے کہ آپ

سے پہلو تہی کریں گے۔ پھر جب اُنکی حرکات کی بدولت کوئی مصیبت اُن پر آن پڑے تو پھر قسمیں کھاتے ہیں کہ ہمارا کچھ اور مقصود نہ تھا سوائے اسکے کہ کوئی بھلائی کا پہلو نکل آوے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں سے آپ ﷺ کو تغافل کا حکم فرمایا اور نصیحت کرنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا تمام پیغمبروں کو اسی لیے معبود کیا گیا تھا کہ اللہ کے تمام حکموں کی اطاعت کی جائے اور بنی کی۔ پھر اگر ایسے لوگ جنہوں سے اپنی جانوں پر ظلم کیا آپ ﷺ کے پاس آجاتے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور مغفرت کی درخواست کرتے ان کے لیے رسول بھی تو یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا معاف کر نیوالا ہے اور رحم کر نیوالا ہے۔ پھر فرمایا جو آپ ﷺ کو اپنے اختلافات میں فیصلہ کر نیوالا تسلیم نہیں کرتے مومن نہیں ہو سکتے پھر فرمایا اگر اللہ تعالیٰ انکو کوئی سخت آزمائش دے حکم دیتا تو بہت تھوڑے اُس پر عمل کرتے (یعنی اللہ تعالیٰ نے دین کو انسانوں کے لیے آسان اور قابل عمل بنایا ہے) خدا کے حکموں پر عمل ہی انسان کے لیے بہتر ہے یعنی تمام فضیلتیں خدا کی اطاعت ہی میں ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اجر عظیم ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔

وَلَهْدِيْهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿النساء: 68﴾ جسکے بعد آیت مذکورہ بالا شروع ہوتی ہے۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا:۔ موت کی بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ٹھکالگا میں نے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ..... میں سمجھ گئی آپ کو بھی اختیار ملا (بخاری جلد دوم پارہ ۱۸ کتاب تفسیر سورۃ النساء صفحہ نمبر ۸۳۰)

قرآن پاک میں حضرت ادریسؑ کے بارے میں سورۃ مریم 19 آیت نمبر 57 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُسکے درجات ہم نے بلند کیئے وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيْنَ ﴿مریم 58-57﴾

مَعَ:۔ جب ایک سے زیادہ لوگ ہوں جنکی طرف معیت منسوب ہوں اور وہ ہم جنس ہوں اور تعریف کا ذکر ہو رہا ہو تو ہمیشہ مَعَ معنی ایسے موقعوں پر مِنْ ہوا کرتا ہے اور اگر جنس بدل جائے تو پھر نہیں ہو سکتا۔ جیسے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ مگر جب ہم جنس ہو اور تعریف کا ذکر ہو تو مِنْ کے معنی ہونگے۔ ”اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاَعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط ﴿النساء 5/4:146﴾ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور مضبوطی سے پکڑ لیا اللہ کی رسی کو اور خالص کر لیا اپنے دین کو اللہ کے لیے سوائے لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿النساء 4:146﴾ اور عنقریب دیگا اللہ مومنوں کے اجر عظیم۔ پس کیا یہاں یہ مراد لی جاسکتی ہے کہ مومن نہیں ہونگے بلکہ اُنکے ساتھی ہونگے پھر آگے اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ مومنوں کو اجر عظیم دیگا سے بات بالکل واضح ہو گئی یہ نہیں فرمایا کہ اُنکے ساتھیوں کو بھی دیگا۔ پھر وَتَوْفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿ال عمران 3:193﴾ کا کیا یہ ترجمہ ممکن ہے کہ کوئی نیک مر رہا ہو تو ہمیں بھی موت دے دے۔ امام راغبؒ اپنی کتاب المفردات فی

غریب القرآن میں لکھتے ہیں:۔ ترجمہ: ”لفظ مَعَ اجتماع کا متقاضی ہے اور یہ اجتماع چار طرح سے ہو سکتا ہے ”۱۔ دونوں ایک مکان میں اکٹھے ہوں ۲۔ دونوں ایک زمانہ میں اکٹھے ہوں ۳۔ دونوں ایک اضافی معنی میں شریک ہوں ۴۔ دونوں ایک درجہ اور مرتبہ

میں یکساں ہوں“

ظاہر ہے اُمت محمدیہ کیلئے سابق نبیوں، صدیقوں، شہیدوں، صالحین کے ساتھ زمانی اور مکانی معیت حاصل نہیں تھی لہذا صرف درجہ اور مرتبہ ہی میں یکسانیت ممکن ہے۔ (المفردات زیر لفظ مع صفحہ 486) پھر قرآن اور بائبل دونوں اس پر گواہ ہیں کہ ساتھی ہونا تو درکنار باپ، بیٹا، بیوی یا بھائی ہونا بھی خدا کے نزدیک ایک رائی برابر اہمیت نہیں رکھتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ط ﴿الحجرات 26/49:14﴾ سورۃ تحریم میں کافروں کو نوخ اور لوط کی بیویوں سے تشبیہ دی۔ حضرت نوحؑ کی دعاء سورۃ ہود میں اُنکے بیٹے کے حق میں قبول نہ ہوئی بلکہ وحی آئی کہ تو مجھ سے ایسی دعاء نہ کر جسکا تجھے میری طرف سے علم نہ دیا گیا ہو پھر سورۃ التوبۃ 9 آیت نمبر 114 میں جب حضرت ابراہیمؑ پر اپنے باپ کی حقیقت واضح ہو گئی تو وہ دعاء کے وعدے سے بھی دست بردار ہو گئے۔ بائبل میں دانی ایل کے باب میں ذکر ہے خداوند اپنے عذابوں کا ذکر فرماتا ہے کہ اگر میں قحط کا عذاب کسی ملک پر بھیجوں تو ”تو اگرچہ یہ تین شخص نوحؑ اور دانی ایل اور ایوبؑ اُس میں موجود ہوں تو بھی خداوند فرماتا ہے کہ وہ صداقت سے فقط اپنی ہی جان بچا سکیں گے“ ”اگر میں کسی ملک میں مہلک درندے بھیجوں کہ اُس میں گشت کر کے اُسکو تباہ کر دیں یہاں تک کہ وہ ویران ہو جائے کہ درندوں کے سبب سے کوئی وہاں سے گز نہ سکے تو خداوند فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم کہ اگرچہ یہ تین شخص اُس میں ہوں تو بھی وہ نہ بیٹوں کو بچا سکیں گے نہ بیٹیوں کو اور ملک ویران ہو جائیگا“ ﴿دانی ایل 14/13-23﴾ پھر ساتھی کا جو مفہوم لیکر عقیدے کو بچانے کی کوشش کی جاتی ہے یہ تو چلو ایک مقام ہے اُسکا ساتھی ہونا بھلا کیا اہمیت رکھتا ہے مثلاً اگر کوئی کہے کہ فلاں بندے نے یونیورسٹی میں پوزیشن لی ہے اور میں اُسکا ساتھی ہوں پھر کیا انگور کے خوشہ کا ساتھی خر بوزہ یا تر بوزہ ہو سکتا ہے اگر لفظ ساتھی بھی لیا جائے تو مفہوم یہی لیا جاسکتا ہے کہ جو چیز ہو اُسکا ساتھی بھی وہی ہو۔ دوسرے مفہوم کہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ جنت میں اُنکے ساتھی ہونگے تو ذرا اس خیر اُمت کا جو ظالمانہ نقشہ کھینچتے ہیں یعنی بنی کا ساتھی غیر بنی، صدیق کا ساتھی غیر صدیق، شہید کا ساتھی غیر شہید اور صالح کا غیر صالح ہوگا کیا ایک کامل شریعت کے پیروکاروں کو کوئی انعام نہیں ملے گا؟ (نعوذ باللہ)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اَسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَلَیُمْکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِیْ رِضٰی لَهُمْ وَ لَیَبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اٰمَنًا ط یَعْبُدُوْنَ نِیَّ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ط وَ مَنۢ کَفَرَۤاۤ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

﴿النور 18/24:55﴾

۱۔ وعدہ فرمایا ہے اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور کیئے انہوں سے اچھے عمل کہ ضرور خلیفہ بنائیگا ان کو زمین میں جس طرح خلیفہ بنایا تھا اس نے ان لوگوں کو جو ان سے پہلے تھے۔ اور ضرور قائم کریگا مضبوط بنیادوں پر انکے لیے ان کے اس دین کو جسے پسند کر لیا ہے اللہ نے انکے لیے اور ضرور بدل دیگا انکی حالت خوف کو امن سے بس وہ میری عبادت کرتے رہیں اور نہ شریک بنائیں میرے ساتھ

کسی کو اور کریگا اسکے بعد تو ایسے ہی لوگ فاسق ہونگے۔ (سید شبیر احمد) اہلحدیث

۲۔ ان سب لوگوں سے جو تم میں ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیلئے اللہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ضرور ان کو اس زمین میں جانشین بنائیگا جیسا کہ اُن سے پہلوں کو جانشین بنایا تھا۔ اور ضرور ان کے دین کو جو اسنے ان کے لیے پسند کر لیا ہے اُنکی خاطر پائیدار کر دیگا اور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دیگا اسوقت وہ میری ہی عبادت کریں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کریگا پس نافرمان وہی ہے (سید مقبول احمد دہلوی) اہل بیت

۳۔ (اے مجموعہ اُمت) تم میں جو لوگ ایمان لاویں اور نیک عمل کریں اُن سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو (اس اتباع کی برکت سے) زمین میں حکومت عطا فرمائیگا جیسا اُن سے پہلے (اہل ہدایت) لوگوں کو حکومت دی تھی اور جس دین کو (اللہ تعالیٰ نے) ان کے لیے پسند فرمایا (یعنی اسلام) اُسکو اُن کے لیے قوت دیگا اُن کے اس خوف کے بعد اسکو مبدل با من کر دیگا بشرطیکہ میری عبادت کرتے رہیں اور میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں اور جو شخص بعد (ظہور) اس (وعدہ) کے ناشکری کریگا تو یہ لوگ بے حکم ہیں (مولنا اشرف علی تھانوی) دیوبندی

۴۔ اللہ نے وعدہ دیا انکو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دیگا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لیے جمادِ یگانہ کو وہ دین جو ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دیگا میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔ (امام احمد رضا خان بریلوی) بریلوی

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ - وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ - لَ يَتَّخِلَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ كَ - مَا وَعَدَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى - جَوَ لُوكَ - اِيْمَانُ لَائَ - سَ - تَمَ - اَوْر - عَمَلُ كَيْئَ - نِيكَ - اَلْبَتَ - ضَرُورَ جَانَشِيْنُ بِنَايْكَ - اِن - مِيْن - زَمِيْن - جِيْسَا - كَ اسْتَخْلَفَ - الَّذِيْنَ مِنْ - قَبْلَ - هُمْ ص - وَ - لَ - تُمَكِّنَنَّ - لَ - هُمْ - دِيْنَ - هُمْ - الَّذِي - اَرْتَضَى - لَ هُمْ - وَ - لَ - يُبَدِّلَنَّ جَانَشِيْنُ بِنَايَا - وَ هَ لُوكَ - سَ - پَہْلَ - اِن - اَوْر - اَلْبَتَ - وَ هَ طاقَتِ دِيْكَ - وَ اسْتَ اِن - دِيْن - اِن - جَو - اسْنِ پَسْنَدِ كِيَا - وَ اسْتَ اِن - اَوْر اَلْبَتَ - وَ هَ هُمْ مِنْمَ - بَعْدَ - خَوْفٍ - هُمْ - اَمْنًا ط - يَعْبُدُوْنَ - نِيْ - لَا - يُشْرِكُوْنَ بَ - يَ - شَيْئًا ط - وَ مَنْ كَفَرَ - بَعْدَ - ذَ لِكَ - فَ ضَرُورَ بَدَلِ دِيْكَ - اِن - سَ - پِچھَ - ڈَر - اِن - اَمْنِ بَ خَوْفِيْ - وَ هَ عبادتِ كَرِيْنِكَ - مِيْرِيْ - نَ - شَرِيْكَ تھَرَا مِيْنِكَ - سَا تھ - كُچھ چِيْزَ - اَوْر جَس - اَوْلِيْكَ - هُمْ ط الْفٰسِقُوْنَ ۝ اِنْكَار كِيَا - پِچھَ - اس - پَس - وَ هِيْ لُوكَ - وَ هَ نَا فَرْمَانِ لُوكَ -

خليفة اُسے کہتے ہیں جو کسی نیابت میں احکام و امر کو جاری کرے چونکہ آدم نبی ہونے والے تھے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات دنیا میں جاری کر نیوالے تھے اس لئے انکو خلیفہ کہا گیا۔ یہ کہنا کہ آدم سے پہلے فرشتے اس زمین پر بستے تھے ایک بے ثبوت قول ہے جن پہلے رہتے تھے یہ بھی بے ثبوت قول ہے آدم یا اُسکی نسل کو خلیفہ کہنا بے معنی ہے کیونکہ خدا ہی جانتا ہے کہ اُسکی نسل کب سے چلی آرہی ہے اگر خلیفہ سے مراد



بعد میں آنیوالی نسل یا افزائش نسل لی جاوے تو پھر تو ہر مخلوق کو خلیفہ کہلانا چاہیے کیونکہ ہر مخلوق اپنے سے پہلی مخلوق کی قائم مقام ہوتی ہے خَلِيفَةً کا جو لفظی ترجمہ لغت میں ہے وہ یہ ہے۔

۱. خَلَفَهُ (ن) خَلَاْفَةً وَخَلِيفَتِي۔ جانشین ہونا۔ رَبَّہ فِی قَوْمہ۔ جانشین بنانا۔ الرجل۔ بعد میں رہ کر کسی کا قائم مقام ہونا (المنجد) ۲۔ الرَّسُولُ: Messenger (القاموس) بھیجا ہوا۔ فرستادہ۔ پیغامبری (المنجد) ۳۔ النَّبِيُّ وَالنَّبِيُّ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کی بنا پر غیب کی خبریں بتانیوالا۔ پیشین گوئی کرنیوالا (المنجد) بنی: Prophet = القاموس The person who foretells what will happen. (۲) Prophet = Religion Leader (HARR AP'S) (۴) المَهْدِي (مفع) ہدایت یافتہ۔ وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ حق کی طرف رہنمائی کرے (المنجد) ص ۱۱۲ (۵) الامام۔ (مذکر مونث دونوں کیلئے) ۱۔ پیش امام ۲۔ وہ جسکی اقتداء کی جائے۔ پیشوا۔ معمار کا وہ دھاگہ یا ڈوری جس سے وہ عمارت کی سیدہ قائم کرتا ہے۔ نمونہ۔ (المنجد) ۶۔ الامام۔ آگے۔ وَاِمَامُک۔ یہ ڈرانے کیلئے آتا ہے اور (احْذَارٌ یعنی ڈر) کے معنی دیتا ہے (المنجد) (دارالاشاعت۔ اردو بازار کراچی) امام = Leader-Chief (القاموس)

ہم قرآن کریم سے ہی دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلوں میں خلیفہ کس طرح بنائے:

۱۔ سورۃ ”ص“ میں حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ يٰدَاوُدْ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِيفَةً فِی الْاَرْضِ: ﴿سورۃ ص 26: 23/38﴾ حضرت آدمؑ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيفَةً ط ﴿البقرہ 2: 3﴾ یہ بھی درست نہیں کہ خلیفہ سے مراد آدمؑ کی ذریت ہے قرآن کریم میں جہاں جہاں خلیفہ کا لفظ قوموں کی نسبت آیا ہے جمع کی شکل میں آیا ہے۔ ۱۔ حضرت ھودؑ نے اپنی قوم سے کہا اِذْ جَعَلْکُمْ خُلَفَاءَ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ﴿اعراف 7: 69﴾ اسی طرح حضرت صالحؑ نے اپنی قوم سے کہا:-

وَ اذْکُرُوْا اِذْ جَعَلْکُمْ خُلَفَاءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ ﴿اعراف 8: 74﴾ پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے جَعَلْکُمْ خَلِيفَ الْاَرْضِ (انعام 8: 165)

هُوَ الَّذِیْ جَعَلْکُمْ خَلِیفَ فِی الْاَرْضِ ط ﴿فاطر 22: 35/39﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ خَلِیفَ ﴿یونس 11: 73﴾ پھر اس آیت میں خلیفہ سے کیا مراد ہے اور اُسکے اغراض و مقاصد کیا ہیں اسکی وضاحت معاً بعد بیان فرمائی:- وَلَیْمَکِّنَنَّ لَهُمْ لٰهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِیْ اَرْتَضٰی لَهُمْ ضرور قائم کر دیگا مضبوط بنیادوں پر انکے لئے اس دین کو جسے پسند کر لیا ہے اللہ نے انکے لئے۔ پھر فرمایا کہ حالت خوف کو امن سے بدل دیگا، عبادت کی تلقین، شرک کی ممانت اور آخر میں فرمایا وَمَنْ کَفَرَۢ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ جو کفر کریگا اس کے بعد تو ایسے ہی لوگ اللہ کے نافرمان ہونگے۔ (کیا مزید کسی وضاحت کی ضرورت ہے؟) اللہ تو اپنی آیتوں کو کھول کر تفصیل سے بیان فرماتا ہے تاکہ ہم نصیحت حاصل کریں وَ کَذٰلِکَ نَفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَلَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿الاعراف 8: 174﴾

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ۝ لِّيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ

عَذَابًا أَلِيمًا ۝ ﴿الاحزاب 21/33:7-8﴾

۱۔ اور جب لیا تھا ہم نے نبیوں سے پختہ عہد اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ بن مریم سے اور لیا تھا ہم نے ان سے خوب پختہ عہد۔ (یہ اسلئے) تاکہ سوال کرے اللہ سچوں سے انکی سچائی کے بارے میں اور مہیا کر رکھا ہے اس نے کافروں کیلئے دردناک عذاب (سید شہیر احمد)

۲۔ جب ہم نے تمام پیغمبروں سے اسکا اقرار لیا اور آپ سے بھی اور نوح، ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے بھی اور ہم نے ان سب سے خوب پختہ عہد لیا تاکہ ان سچوں سے انکے سچ کی تحقیقات کرے اور کافروں کیلئے اللہ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (مولانا اشرف علی تھانوی)

۳۔ اور (اسوقت کو یاد کرو جو وقت ہم نے پیغمبروں سے انکا اپنا اپنا عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے عہد بھی سخت لیا تاکہ خدائے تعالیٰ سچوں سے انکے سچ کی بابت سوال کرے اور کافروں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (حکیم سید احمد دہلوی) اہل بیت

۴۔ اور اے محبوب ﷺ یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے اور ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے انکے سچ کا سوال کرے اور اس نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (مولانا احمد رضا خاں بریلوی)

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا ۖ أَأَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا ۚ وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۚ فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ

الْفَاسِقُونَ ۝ ﴿ال عمران 81-82﴾

۱۔ اور (یاد کرو) جب لیا تھا اللہ نے عہد نبیوں سے کہ یہ جو عطا کی ہے میں نے تم کو کتاب و حکمت (اس احسان کا تقاضا یہ ہے کہ) پھر جب آئے تمہارے پاس ایک عظیم رسول تصدیق کرتا ہوا اس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اور بہر حال ایمان لاؤ گے اس پر اور مدد کرو گے اس کی ارشاد ہوا! کیا اقرار کرتے ہو تم اور کرتے ہو ان شرائط پر مجھ سے عہد؟ انہوں نے اقرار کیا ارشاد ہوا! سو گواہ رہو اور میں بھی

تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ پس جو پھرے گا اسکے بعد (اس عہد سے) تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔ (سید بشیر احمد)

۲۔ اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُنکا عہد لیا جو میں تمکو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اسکی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہ ہوں تو جو کوئی اسکے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں (امام احمد رضا خاں بریلوی)

۳۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے عہد لیا انبیاء سے کہ جو کچھ تم کو کتاب اور علم دوں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آوے جو صدق ہو اسکا جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس رسول پر اعتقاد بھی لانا اور اسکی طرفداری بھی کرنا فرمایا کہ آیات تم نے اقرار کیا اور اسپر میرا عہد قبول کیا؟ وہ بولے ہم نے اقرار کیا ارشاد فرمایا تو گواہ رہنا اور میں اسپر تمہارے ساتھ گواہ ہوں تو جو شخص روگردانی کریگا بعد اسکے تو ایسے ہی لوگ بے حکمی کر نیوالے ہیں (مولنا اشرف علی تھانوی)

۴۔ اور جسوقت خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ میں تمکو کتاب اور حکمت دوں گا پھر ایک رسول تمہارے پاس والی چیزوں کی تصدیق کرتا ہوا آئیگا تو تم ضرور بالفرو اسپر ایمان لانا اور ضرور بالفرو اسکی مدد کرنا پھر (خدا نے فرمایا) کیا تم نے اسکا اقرار کیا اور کیا تم نے میرا یہ بوجھ اپنے ذمے لیا تو سب نے کہا ہم نے اقرار کیا (خدا نے) فرمایا تم سب اسپر گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہی دینے والا ہوں اور پھر اس عہد سے پھر جائے وہی تو نافرمان ہونگے (حکیم سید احمد دہلوی) اہل بیت

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت ”اِذَا خَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ“ ﴿ال عمران 3:81﴾ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”فَحَا صَلُّ الْكَلَامِ اِنَّهُ تَعَالٰى اَوْجَبَ عَلَى جَمِيعِ الْاَنْبِيَاءِ الْاِيْمَانَ بِكُلِّ رَسُوْلٍ جَاءَ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ“ (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ زیر آیت بالا)

ترجمہ: یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء پر یہ بات واضح کر دی کہ وہ ہر اُس رسول پر ایمان لائیں جو اُن کی اپنی نبوت کا مصدق ہو۔ پھر اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ ہے یعنی تمام انبیاء سے یہ عہد لیا گیا اس کی مزید وضاحت سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 7 اور نمبر 8 سے بھی ہوگئی جہاں انبیاء کے ميثاق میں سب سے اوّل مخاطب ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا مِيثَاقُ فُهِمَ وَمِنْكَ اور جب لیا تھا ہم نے پختہ عہد اور تم سے .... ہر نبی کے عہد میں اطاعت کی ذمہ داری قوم کی یعنی اُس نبی کی اُمت کی ہوتی ورنہ انبیاء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ مخالفت کریں اور اسکی سچائی کی ایک شرط یہ بیان فرمادی کہ جو کتاب اللہ نے تمہیں دی ہے اسکی تائید کرے مصدق ہو۔ تمہاری شریعت سے باہر نہ ہو۔ اگر کوئی ایسا نبی آئے تو تم سے یہ پختہ عہد لیا ہے اللہ نے کہ تم ضرور اُس پر ایمان لاؤ گے اور ضرور اُسکی مدد کرو گے۔ سورۃ مائدہ آیت نمبر 7 میں بھی اللہ تعالیٰ کی نصیحت ہے:- وَادْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِثَاقَهُ الَّذِي وَاتَّفَقْتُمْ بِهِ لَا اِذْقَلْتُمْ سَمِعْنَا وَاطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿المائدہ 6/5:7﴾ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے انعام کو جو تم پر ہوا ہے یاد کرو اور اسکے اس

عہد کو بھی جس کا تم سے معاہدہ کیا ہے جبکہ تم نے کہا تھا ہم نے سن لیا اور مان لیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ دلوں تک کی باتوں کی پوری خبر رکھتے ہیں (مولانا اشرف علی تھانوی)

اور پچھلے لوگوں کی جو غضب ہوئے مثال نصیحت کے طور پر بیان فرماتا ہے۔ **وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُوَ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ شَمْنًا قَلِيلًا ط فَبُئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ۝** ﴿ال عمران 4/3:187﴾ ترجمہ:- اور جب لیا اللہ نے عہد ان لوگوں سے جنہیں دی گئی تھی کتاب کہ تم ضرور بیان کرتے رہو گے اسکو لوگوں کے سامنے اور نہ چھپاؤ گے اسکو تو پھینک دیا انہوں نے عہد کو پس پشت اور بیچ ڈالا اس کو حقیر قیمت کے بدلے سو بہت ہی بُرا ہے وہ کاروبار جو یہ کر رہے ہیں۔ (سید شبیر احمد)

**لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ ج وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝** ﴿ال عمران 4/3:188﴾ ترجمہ:- ہرگز خیال نہ کرنا تم کہ وہ لوگ جو اتراتے ہیں اپنے کرتوتوں پر اور چاہتے ہیں کہ تعریف کی جائے انکی ایسے کاناموں پر جو نہیں کیئے انہوں نے سو نہ خیال کرنا انکے بارے میں کہ وہ بچ گئے عذاب سے بلکہ انکے لئے بڑا دردناک عذاب ہے۔ (سید شبیر احمد)

یہ کتاب عظیم جو اللہ تعالیٰ کا روئے زمین پر زندہ کلام ہے جو بار بار یہ اعلان فرماتا ہے کہ اس میں قصے نہیں بیان کئے گئے قیامت تک لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے زندہ احکامات ہیں۔ **وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۝** ﴿النور 18/24:34﴾ ترجمہ:- اور یقیناً نازل کیئے ہیں ہم نے تمہاری طرف ایسے احکام جو واضح ہیں (حتیٰ کہ) جو مثالیں ہیں ان لوگوں کی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور نصیحتیں ہیں متقیوں کے لئے۔

**يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝** ﴿المومن 24/40:16﴾

۱۔ جو نازل کرتا ہے وحی اپنے حکم سے جس پر چاہے اپنے بندوں میں سے تاکہ وہ خبردار کرے پیشی کے دن سے (سید شبیر احمد)  
۲۔ عرش کا مالک ایمان کی جان وحی ڈالتا ہے اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے کہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے (یعنی اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے منصب نبوت عطا فرماتا ہے اور جسکو نبی بناتا ہے اسکا کام ہوتا ہے) ترجمہ (مولانا احمد رضا خان بریلوی) تشریح سید محمد نصیح مراد آبادی۔

۳۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی یعنی اپنا حکم بھیجتا ہے تاکہ (وہ صاحب وحی لوگوں کو) اجتماع کے دن یعنی قیامت کے دن سے ڈرائے (مولانا اشرف علی صاحب تھانوی)

۴۔ اپنے بندوں میں سے اپنے حکم سے جسکو چاہتا ہے روح (قدس) کے ذریعہ سے فیض پہنچاتا ہے تاکہ وہ قیامت کے دن سے لوگوں کو ڈرائے (سید حکیم مقبول احمد دہلوی) اہل بیت۔ اسی حاشیے میں روح القدس کی تشریح میں لکھتے ہیں تفسیر قمی میں ہے کہ الروح سے مراد

روح القدس ہے اور وہ جناب رسول خدا اور آئمہ ہدی سے مخصوص ہے۔

سیاق و سباق:- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مَائِجَادِلُ فِي آيَةِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا ترجمہ:- نہیں جھگڑا کرتے اللہ کی آیات میں مگر وہ لوگ جو انکار کر نیوالے ہوتے ہیں لہذا اُن کا ظاہری حال دیکھ کر دھوکہ نہیں کھانا چاہیے۔ اس سے پہلے نوح کی قوم اور بہت سی دوسری قوموں نے بھی ایسا ہی کیا وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ اور جھپٹی ہر امت اپنے رسول پر لِي خُذُوهُ تاکہ نچا دکھائیں اسکے ذریعے حق کو۔ آخر کا خدا کے عذاب میں وہ گرفتار ہوئے۔ کفر کر نیوالے یقیناً جہنمی ہیں۔ فرشتے توبہ کر نیوالوں کے لئے عذاب سے نجات کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ پھر انکار کر نیوالوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُنَادُونَ لَمَقْتُ اللَّهُ أَنْ يَكُنْ كَمَا كُنْتَ اللَّهُ غَضَبُهُ أَكْبَرُ کہیں زیادہ تھا مِنْ مَّقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ تمہارے غصے سے جو (آج) تم کو اپنے اوپر آ رہا ہے۔ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ﴿المؤمن 40:10﴾ دعوت دی جاتی تھی تم کو ایمان کی اور تم انکار کرتے تھے پھر منکر اعتراف کرتے ہوئے عذاب سے بچنے کی التجا کریں گے تو انہیں جواب دیا جائے گا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ جب دعوت دی جاتی تھی اللہ واحد کی تو تم انکار کر دیتے تھے وَإِنْ يُشْرَكَ بِهِ تُؤْمِنُوا ط ﴿المؤمن 40:12﴾ اور اگر شرک کیا جاتا تھا اس کے ساتھ تو تم مان لیتے تھے لیکن خدا کی نشانیاں دیکھ کر بھی سبق صرف وہ حاصل کرتا ہے جو رجوع کر نیوالا ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ سو پکارو اللہ کو خالص کر کے اپنی عبادت و اطاعت وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿المؤمن 40:14﴾ خواہ ناپسند کریں (تمہارے اس فعل کو) انکار کر نیوالے پھر آیت مندرجہ بالا کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آخر وہ دن پھر آ جائے گا جس دن لوگ سب کچھ سے آگاہ ہو جائیں گے اس دن ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا وَلَا شَفِيعُ ﴿المؤمن 40:18﴾ اور نہ کوئی شفاعت کر نیوالا جسکی بات مانی جائے پھر مشرک ایک دردناک عذاب دیکھیں گے اور جان لیں گے کہ جہنمیں وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ پھر اللہ تبارک تعالیٰ نصیحت فرماتا ہے کہ پچھلی قوموں پر جو عذاب الہی آیا جو تم (یعنی ہم لوگوں سے) سے زیادہ طاقتور تھے عذاب کے وقت انہیں بچانے والا کوئی نہ تھا پھر فرمایا کہ یہ انجام اسلئے ہوا کرتے ہیں کہ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ﴿التغابن 64:6﴾ کہ انکے پاس ان کے رسول آتے رہے روشن دلائل کیساتھ لیکن انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا۔

يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ﴿النحل 14/106:2﴾

۱۔ وہ نازل فرماتا ہے فرشتوں کو وحی دیکر اپنے حکم سے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے کہ متنبہ کر دو کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے سو مجھ سے ہی ڈرو۔ (سید شبیر احمد) (اہل حدیث)

۲۔ ملائکہ کو ایمان کی جان یعنی وحی لے کر اپنے جن بندوں پر چاہتا ہے اُتار تا ہے کہ ڈرناؤ کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں تو مجھ سے ڈرو۔ (امام احمد رضا خان بریلوی) (بریلوی) مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں (کنز الایمان) یہ تفسیر کی اور انہیں نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ

کرتا ہے۔ (حاشیہ نمبر ۴)

۳۔ فرشتوں کو عالم ملکوت سے وحی دیکر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل فرماتا ہے کہ لوگوں کو یہ جتلا دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس مجھ ہی سے ڈرو۔ (مولنا سید مقبول احمد دہلوی) (اہل بیت)

۴۔ وہ فرشتوں کو وحی یعنی اپنا حکم دے کر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہیں نازل فرماتے ہیں کہ خبردار کرو کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں سو مجھ سے ڈرتے رہو۔ (مولنا اشرف علی تھانوی) (دیوبندی)

۵۔ وہ اس روح ۳ کو اپنے جس بندے پر چاہتا ہے اپنے حکم سے ملائکہ کے ذریعے نازل فرما دیتا ہے (اس ہدایت کے ساتھ لوگوں کو) آگاہ کر دو میرے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں لہذا تم مجھ سے ڈرو۔ (مولنا مودودی)

حاشیہ نمبر ۳ پر لفظ ”روح“ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ ”یعنی روح نبوت کو جس سے بھر کر نبی کام اور کلام کرتا ہے یہ وحی اور پیغمبرانہ اسپرٹ چونکہ اخلاقی زندگی میں وہی مقام رکھتی ہے جو طبعی زندگی میں روح کا ہے اسلئے قرآن میں مختلف مقامات پر اسکے لئے روح کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اسی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے عیسائیوں نے روح القدس (Holy Ghost) کو تین خداؤں میں سے ایک خدا بنا ڈالا (تفہیم القرآن)

یعنی قرآن حکیم میں وحی کے نزول کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جاری سنت قرار دیا ہے۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ السلام پر وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں۔ تو پناہ میں لے جا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف خدا بھیجے گا یا جوج ماجوج کو اور وہ ایک اونچان سے نکل پڑیں گے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۴ کتاب الفتن واثراء الساعۃ ص ۴۶۰)

حضرت ابو جعفرؓ سے روایت ہے ”وَيُوحِيْ اِلَيْهِ فَيَعْلَلُ بِالْوَحْيِ بِاَمْرِ اللّٰهِ“ ترجمہ: امام مہدی السلام پر وحی ہوگی پس وہ اللہ کے حکم سے اس وحی پر عمل کریں گے (الانجم الثاقب جلد ۱ صفحہ نمبر ۶۶)

حضرت امام جعفر صادقؓ سے روایت ہے:- ترجمہ ”پس جب آنکھیں سو جایا کریں گی اور رات ڈھانپ لیا کرگی تو اسکی طرف جبرائیل، میکائیل اور دوسرے فرشتے صفوں میں نازل ہونگے پس جبرائیل اُسے کہے گا ”اے میرے سردار تیری بات مقبول ہے اور تیرا کام جائز ہے پس وہ آپ کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے مسح کریگا (یعنی اُسے برکت دیگا)

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخٰفُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ ۝ ﴿حَم السَّجْدَة 24/41:30﴾

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے شہادت دی کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے پس ان پر فرشتے (یہ کہتے ہوئے) کہ نہ ڈرو نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (سید شبیر احمد)

۱۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنی مکتوبات میں فرماتے ہیں:- ”حصہ اول کہ حالات بندوت سر تابہاں رابطہ طریق تدعیہ و ورائت بعد از بعث ختم الرسل علیہ جمیع الانبیاء والرسل الصوات والتحصیات منافی خاتیت اونیت علیہ آلہ الصلوٰۃ والسلام فلا تَکُنْ مِنَ الْمُتَمَرِّئِینَ:- (مکتوبات امام ربانی مکتوب نمبر ۳۰۱ صفحہ ۴۳۲ جلد اول) کہ ختم الرسلؐ کی بعثت کے بعد آپؐ کے متبعین کا آپؐ کی پیروی اور وراثت کے طور پر کمالات نبوت حاصل کرنا آپؐ کے خاتم الرسل ہونے کے منافق نہیں لہذا اے مخالف تو شک کریں والوں میں سے نہ ہو۔

۲۔ حضرت مولانا رومؒ جن کو سرتاج الاولیاء لکھا جاتا ہے ان کا ایک شعر ملاحظہ ہو:-  
مکر کُن در راہ نیکو خدمتے تانبوت تابی اندر امتے (مثنوی مولانا رومؒ دفتر پنجم صفحہ ۴۲ کا پور)  
نیکی کی راہ میں خدمت کی ایسی تدبیر کر کہ تجھے امت کے اندر نبوت مل جائے۔

۳۔ حضرت امام باقرؒ فرماتے ہیں ترجمہ: ”حضرت ابو جعفر امام باقر علیہ السلام اللہ جلہ شأنہ کے اس ارشاد فَقَدْ اَتَيْنَا اِلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ.... الخ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آل ابراہیم میں رسول انبیاء اور امام بنائے لیکن عجیب بات ہے کہ لوگ نبوت و امامت کی نعمتوں کا وجود آل ابراہیم میں تو تسلیم کرتے ہیں لیکن آل محمدؐ میں ان کے وجود کا انکار کرتے ہیں (الصافی شرح اصول الکافی جز سوم صفحہ ۱۱۹)

۴۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں ”امتغ ان یکون بعدہ نبی مستقل بالتلقی.“ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو مستقل طور پر بلا واسطہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) فیض پانے والا ہو۔ (الخیر اکثر صفحہ ۸۰)

۵۔ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن علی حسین الحکیم الترمذی (وفات ۳۵۸ھ) فرماتے ہیں:- ”یظن ان خاتم النبیین تاویلہ انداخرہم مبعثا فای منقبته فی ہذا؟ وای علم فی ہذا تاویل البلتہ الجہلتہ“۔ یہ جو گمان کیا جاتا ہے کہ خاتم النبیین کی تاویل یہ ہے کہ آپؐ معبوث ہونیکے اعتبار سے آخری نبی ہیں بھلا اس میں آپؐ کی کیا فضیلت و شان ہے؛ اس میں کون سی علمی بات ہے؛ یہ تو احمقوں اور جاہلوں کی تاویل ہے (کتاب ختم الاولیاء صفحہ ۳۴۱)

۶۔ حضرت محی الدین ابن عربیؒ (متوفی ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں:- ”فانبوۃ ساریہ الی یوم القیامۃ فی الخلق وان کان التشریح قد انقطع فاتشریح جزء من اجزاء النبوة“۔ (فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۳ سوال نمبر ۸۲ صفحہ ۱۰۰)

ترجمہ: نبوت مخلوق میں قیامت تک جاری ہے گو تشریح نبوت منقطع ہو گئی ہے پس شریعت، نبوت کے اجراء میں سے ایک جز ہے۔

۷۔ حضرت امام عبد الوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں:- ”اعلم ان النبوة لم تفع مطلقاً بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم انما ارتفع نبوة التشریع فقط“۔ (الیواقیت والجواہر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۹) ترجمہ: جان لو مطلق نبوت نہیں اٹھی۔ صرف تشریح نبوت منقطع ہوئی ہے۔

۸۔ مولانا مودودی اپنے رسالہ ”ختم نبوت“ میں آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث پیش کرتے ہیں حضورؐ نے فرمایا فَصَلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ - یعنی مجھے تمام انبیاء پر چھ فضیلتیں حاصل ہیں جنکی تفصیل کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سب سے بڑی فضیلت ختم نبی النبیون کہ مجھے خاتم النبیین بنایا گیا ہے۔ (رسالہ ختم نبوت از مولانا مودودی صفحہ ۱۴)

۹۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا فَإِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِينَ فِي الْهَجْرَةِ كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ فِي النَّبُوَّةِ۔ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۸)

۱۔ حبیب شیرازی (خاتم الشعراء حیات سعدی صفحہ ۸۷) ۲۔ شیخ علی حزیں۔ خاتم الشعراء (حیات سعدی صفحہ ۱۱۷) ۳۔ ابوطیب۔ خاتم الشعراء: (وفیات الاعیان جلد اول) ۵۔ ابوتام۔ خاتم الشعراء: (دیوان الممتنی) ۶۔ حضرت علیؓ۔ خاتم الاولیاء: (تفسیر صافی سورۃ احزاب) ۷۔ امام شافعیؒ۔ خاتم الاولیاء: (التحفة السنیہ ص ۴۵) ۸۔ شیخ ابن العربی۔ خاتم الحفاظ: (سرورق فتوحات مکیہ) ۹۔ ابن حجر العسقلانی۔ خاتم الحفاظ: (طبقات المولین سرورق) ۱۰۔ الشیخ محمد عبداللہ۔ خاتم الحفاظ (الرسائل النادرہ ص ۳۰) ۱۱۔ الشیخ شمس الدین۔ خاتمہ الحفاظ (التجرید الصریح مقدمہ ص ۴) ۱۲۔ سب سے بڑا ولی خاتم الاولیاء ہوتا ہے (تذکرۃ الاولیاء ص ۴۲۲) ۱۳۔ ترقی کرتے کرتے ولی خاتم الاولیاء بن جاتا ہے (فتوح الغیب ص ۴۳) ۱۴۔ بادشاہ خاتم الحکام ہوتا ہے (حجتہ الاسلام ص ۳۵) ۱۵۔ انسان خاتم المخلوقات الجسمانیہ ہے (تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۲۲ مطبوعہ مصر) ۱۶۔ انسانیت کا مرتبہ خاتم المراتب ہے اور آنحضرت ﷺ خاتم الکملات ہیں (علم الکتاب صفحہ ۱۴۰) ۱۷۔ افضل ترین ولی خاتم الولاہیت ہوتا ہے (مقدمہ ابن خلدون ص ۲۷۱) ۱۸۔ عقل انسانی عطیات الہیہ وجود زندگی اور قدرت کی خاتم الخلق ہے (تفسیر کبیر رازی جلد ۶ ص ۳۱) ۱۹۔ آپؐ ہی منتہائے علوم ہیں کہ آپؐ پر ہی علوم کا کارخانہ ختم ہو جاتا ہے اسلئے آپؐ کو خاتم الانبیاء بنایا گیا (شان رسالت ص ۴۸) ۲۰۔ کتاب ختم الاولیاء تالیف الشیخ عبداللہ بن علی بن الحسن الحکیم الترمذی (تحقیق عثمان اسماعیل تحسیسی المطبوعہ بیروت) ۲۱۔ ختم نبوت کے معنی قطع نبوت کے نہیں ہیں کہ نبوت دنیا سے اٹھ گئی ختم نبوت کے معنی تکمیل نبوت کے ہیں کہ نبوت کے جتنے مراتب اور کمالات ہیں وہ آپؐ کی ذات میں لا کر جمع کر دیئے گئے (ہفت روزہ ختم نبوت ۳۰ مئی تا ۵ جون ۱۹۹۷ء صفحہ ۱۲) ۲۲۔ مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی (شیخ الاسلام پاکستان) لکھتے ہیں ”جبکہ صفت علم ان تمام صفات کی خاتم ہے جو مریء عالم ہیں تو جبکہ اعجاز علمی ہوگا گویا اس پر تمام کمالات علمی کا خاتمہ کر دیا جائیگا اور اسی کو ہمارے نزدیک خاتم الانبیاء کہنا مناسب ہوگا (اعجاز القرآن صفحہ ۶۱) ۲۳۔ حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔ بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود۔ مثل او نے بود نے خواہند بود: ترجمہ آنحضرت ﷺ اسلئے خاتم ہیں کہ آپؐ بے مثل و بے نظیر ہیں (مثنوی مولانا روم دفتر اول ص ۵۳) ۲۴۔ اما فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں: ترجمہ ”خاتم لازماً افضل ہوتا ہے جس طرح ہمارے نبی ﷺ کو جب خاتم النبیین قرار دیا گیا تو آپؐ سب نبیوں سے افضل ٹھہرے۔“ (تفسیر کبیر رازی جلد ۶ ص ۳۴ مصری) ۲۵۔ جناب مولوی محمد طیب دیوبندی لکھتے ہیں:- انبیاء و دجالہ میں بھی ایک ایک فرد خاتم ہے جو اپنے دائرہ میں مصدر فیض ہے انبیاء علیہم السلام میں وہ فرد کامل اور خاتم مطلق جو کمالات نبوت کا منبع فیض ہے اور جسکے ذریعہ سارے ہی طبقہ انبیاء کو علوم و کمالات



تقسیم ہوئے ہیں محمد ﷺ ہیں“ (تعلیمات اسلام مطبوعہ دلی پرنٹنگ پریس ص ۲۲۴-۲۲۳) ۲۶۔ امام سیوطیؒ۔ خاتم المحققین (سرورق تفسیر اتقان) ۲۷۔ امام سیوطی خاتمة المحدثین (ہدیہ الشیخہ ص ۲۱۰) ۲۸۔ مولوی انور شاہ صاحب کاشمیری۔ خاتم المحدثین (رئیس الامرار ص ۹۹) ۳۰۔ الشیخ الصدوق۔ خاتم المحدثین (کتاب من لا یحضرہ الفقیہ) ۳۱۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی۔ خاتم المحدثین (عجالة نافعہ جلد اول) ۳۲۔ شاہ عبدالعزیزؒ۔ خاتم المحدثین والمفسرین (ہدیہ الشیخہ صفحہ ۴) ۳۳۔ ابوالفضل الالوسی۔ خاتم العلماء المحققین (سرورق تفسیر روح المعانی) ۳۴۔ احمد بن ادیس۔ خاتم العلماء المحققین (العقد النفیس) ۳۵۔ الشیخ الازہر سلیم البشیری۔ خاتم المحققین (الحراب ص ۳۷۲) ۳۶۔ الشیخ محمد نجیب۔ خاتم المحققین (الاسلام مصر، شعبان ۱۳۵۲ھ) ۳۷۔ علامہ سعد الدین تفتازانی۔ خاتم المحققین (شرح حدیث الاربعین ص ۱) ۳۸۔ مولانا محمد قاسم۔ خاتم المفسرین (اسرار قرآنی ٹائٹل پیج) ۳۹۔ شیخ رشید رضا۔ خاتم المفسرین (الجامعۃ الاسلامیہ ۹ جمادی الثانی ۱۲۵۲ھ) ۴۰۔ آنحضرت خاتم الکالمین تھے (حجۃ الاسلام ص ۳۵) ۴۱۔ رسول مقبولؐ۔ خاتم المعلمین (الصراط السوئی مصنف علامہ محمد سبطین) ۴۲۔ شیخ عبدالحق۔ خاتمة الفقہاء (تفسیر الاکلیل سرورق) ۴۳۔ الشیخ نجیب۔ خاتمة الفقہاء (اخبار صراط مستقیم ۲۶ رجب ۱۳۵۲ھ) ۴۴۔ حضرت علیؑ۔ خاتم الاوصیاء (منار الہدیٰ ص ۱۰۶) ۴۵۔ حضرت عیسیٰؑ۔ خاتم الاصفیاء الائمۃ ہیں (بقیہ المتقدمین ص ۱۸۴) ۴۶۔ ابوالفضل الالوسی۔ خاتمة الادباء (سرورق روح المعانی) ۴۷۔ صاحب روح المعانی نے الشیخ ابرہیم الکورانی کو خاتمة المتأخرین لکھا (تفسیر روح المعانی جلد ۵ ص ۴۵۳) ۴۸۔ کافور خاتم الکرام تھا (شرح دیوان الممتنی ص ۳۰۴) ۴۹۔ السید احمد السوسی۔ خاتم المجاہدین (اخبار الجامعۃ الاسلامیہ فلسطین ۲۷ محرم ۱۳۵۲ھ) ۵۰۔ امام محمد عبدہ مصری۔ خاتم الائمۃ (تفسیر الفاتحہ ص ۱۲۸) ۵۱۔ حضرت فرید الدین عطارؒ حضرت عمرؓ کے بارے میں کہتے ہیں: - ختم کردہ عمل وانصافشن بحق۔ تافراست بر سرہ از مردم سبق (منطق الطیر ص ۲۶) ۵۲۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی تحریر فرماتے ہیں ”سوجس میں اس صفت کا زیادہ ظہور ہو جو خاتم الصفات ہو یعنی اس سے اوپر صفت ممکن الظہور یعنی لائق انتقال وعطائے مخلوقات نہ ہو وہ شخص مخلوقات میں خاتم المرتب ہوگا اور وہی شخص سب کا سردار اور سب سے افضل ہوگا (رسالہ انتصار الاسلام ص ۴۵)

نوٹ: جب کبھی خاتم النبیین کے طریق پر کوئی مرکب اضافی کسی کی مدح میں استعمال ہوا ہے جسکی عربی زبان میں بہت سی مثالیں موجود ہیں تو ایسے مرکب اضافی کے معنی ہمیشہ اُس جماعت مضاف الہیہ کے اعلیٰ کامل اور افضل فرد کے ہوتے ہیں اور وہ شخص اپنے کمال میں بے مثال اور عدیم النظیر ہوتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا مثالوں میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ لفظ خاتم نفی کمال استعمال ہوتا ہے اور نفی جنس کے معنوں میں کبھی بھی استعمال نہیں ہوتا۔

حضرت ملا علی القادریؒ حدیث لَوْعَاشَ لَكَانَ صَدِيقًا نَبِيًّا کو قوی حدیث قرار دیکر تحریر فرماتے ہیں۔ ترجمہ: ”پس حدیث (لو عاش لکان صدیقاً نبیاً) اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین کی ہرگز مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے تو یہ معنی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو آپؐ کے دین کو منسوخ کرے اور آپؐ کا امتی نہ ہو اس مفہوم کی تقویت اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ (موضوعات کبیر ص ۶۹) پھر آپ ایک دوسری جگہ حدیث لو کان موسیٰ حیاً پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ ترجمہ: ”اس میں کوئی منافاة اور تناقص نہیں کہ ایک شخص نبی بھی ہو اور ہمارے نبی ﷺ کا تابع بھی (رقاة شرح مشکوٰۃ جلد ۵ ص ۵۶۲) شیعہ کتاب ”القلمی“ میں اللہ تعالیٰ کا قول لکھا ہے کہ اس نے غرۃ من الماء کو ہاتھ میں لیکر کہا: ترجمہ ”(اے قطرہ پانی) میں تجھ سے قیامت تک نبی، رسول، نیک بندے، ہدایت یافتہ امام، جنت کے داعی اور انکے اتباع پیدا کرتا رہوں گا اور مجھے کسی کی پرواہ نہ ہوگی۔“

”اکمال الدین“ میں لکھا ہے ترجمہ: ”جب تک بندے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مکلف ہیں تب تک ہدایت دینے والے نبیوں اور وصیوں کا انقطاع جائز نہیں۔“

۵۳۔ حضرت ابن عباسؓ۔ خاتمُ المہاجرین (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۸)

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں: ”ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ آپؐ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا یہ وہ وقت ہے کہ جسکے بعد لوگوں سے علم چھین لیا جائیگا یہاں تک کہ وہ اسمیں سے کسی چیز پر بھی قادر نہ ہونگے زیادہ بن لبید انصاریؓ نے عرض کی ہم سے کس طرح چھینا جائیگا حالانکہ ہم نے قرآن پڑھا ہے۔ اللہ کی قسم! ہم خود بھی پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور بیٹیوں کو بھی پڑھائیں گے نبی کریم ﷺ نے فرمایا زیاد! تجھے تیری ماں روئے میں تجھے فقہائے مدینہ سے سمجھتا تھا یہ تو رات اور انجیل، یہود و نصاریٰ کے پاس موجود ہے پھر انہیں کیا فائدہ پہنچا (جامع ترمذی جلد دوم مترجم مولنا محمد صدیق سعیدی ہزاروی ابواب العلم ص ۲۳۰)

عبداللہ بن عمر العاصؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائیگا کہ اسے لوگوں کے دلوں سے کھینچ لے بلکہ علماء کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جائیگا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا امیر بنالیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے (جامع ترمذی جلد دوم صفحہ نمبر ۲۳۰ ابواب علم ترجمہ مولنا محمد صدیق سعیدی ہزاروی ابواب العلم ص ۲۳۰)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میری امت پر وہ کچھ ضرور آئیگا جو بنی اسرائیل پر آیا جس طرح ایک جوتی دوسری کے برابر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے اگر کوئی اپنی ماں کے پاس اعلانیہ آیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسے لوگ ہونگے جو ایسی حرکت کریں گے بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت کے ۷۳ تہتر فرقے ہونگے ایک کے سوا باقی سب جہنمی ہونگے صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! وہ نجات پانے والے کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو میرے اور صحابہ کرام کے راستے پر ہونگے (یعنی اہل سنت و جماعت) (جامع ترمذی جلد دوم ابواب الایمان ص ۲۲۶)

حضرت امام علی القادریؒ (المتوفی ۱۰۱۲ھ) فرماتے ہیں۔ ترجمہ: آخری زمانے میں امت مسلمہ کے تہتر ۷۳ فرقوں میں سے نجات یافتہ گرو اہل سنت کا صرف وہ فرقہ ہوگا جو مقدس طریقہ احمدیہ پر گامزن ہوگا (المرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲۸)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:۔ ترجمہ: مہدی موعود پرچم محمدیؐ کا علمبردار اور صاحب دولت احمدی ہوگا (ینابیع المودۃ الحز ثالث صفحہ ۵۸) امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ (۹۷۱ھ-۱۰۳۴ھ-۱۵۶۴ء-۱۶۲۴ء) فرماتے ہیں: ”اور میں ایک عجیب بات کہتا ہوں جو اس سے پہلے نے کسی نے سنی اور نہ کسی بتانے والے نے بتائی جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صرف مجھے بتائی اور صرف مجھ پر الہام فرمائی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ آں سرور کائنات علیہ و علی آلہ الصوات والتسلیمات کے زمانہ رحلت سے ایک ہزار اور چند سال کے بعد ایک زمانہ ایسا بھی آئیوالا ہے کہ حقیقت محمدیؐ اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقت کعبہ کے مقام میں (رسائی پا کر اس کیساتھ) متحد ہو جائیگی اسوقت حقیقت محمدیؐ کا نام حقیقت احمدی ہو جائیگا“۔ (مبد و معاداء مترجم مولانا سید زدار حسین شاہ صاحب نقشبندی صفحہ نمبر ۲۰۵)

حضرت عمر بن فارضؒ مصری (المتوفی ۶۳۲ھ) فرماتے ہیں:۔ ہمارا عارف جو ہمارے احمدی زمانہ میں ہوگا وہ اولو العزم نبیوں میں سے ہوگا اور عزیمت رکھنے والا ہوگا: وَعَادِ فُنَّا فِي وَفْتِنَا الْأَحْمَدِي مَنْ. أُولَى الْعَزْمِ مِنْهُمْ آخِذٌ بِالْعَزِيمَةِ (المدد الفاضل ص ۳۸ مطبوعہ مصر ۱۳۱۹ھ)

عظیم سندھی بزرگ حضرت عبدالرحیم گڑ جوڑیؒ (شہادت ۱۱۹۲ء) فرماتے ہیں:۔ ترجمہ: حضرت مہدی علیہ السلام کی شکل و شبہہ محمدیؐ ہوگی آپ سردار کی صورت میں ظاہر ہونگے آپ کی ایک آنکھ کے قریب تل کا نشان ہوگا آپ دین احمدیؐ کو دوبارہ قائم کریں گے ہمارا صاحب سورج کی طرح روشن اور سب کا محبوب ہوگا آپ دانا حکیم، حکمت کے بادشاہ اور دائمی درویش ہونگے اے میر محمد شاہ! مہدی کے سر پر نبوت کی پگڑی پہنائی جائیگی (آئینہ سکندری حصہ دوم صفحہ ۱۸ اشکار پور سندھ) ا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ (صحیح بخاری جلد دوم مکتبہ رحمانیہ کتاب المناقب پارہ ۱۴ ص ۴۱۱)

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا وَاشَّيْطَانٌ يَمَسُّهُ حِينَ يُوَلَّدُ فَيَسْتَهْلُ صَادِحًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِلَّا مَرِيْمَ وَابْنَهَا (صحیح بخاری جلد دوم پارہ ۱۸ کتاب التفسیر سورۃ آل عمران) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیدا ہونیوالے بچے کو بوقت ولادت شیطان مس کرتا ہے اور بچہ جب اسے شیطان مس کرتا ہے تو وہ چیختا چلاتا ہے مگر مریم اور ابن مریم کو مس شیطان نہیں ہوتا۔

۳۔ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى عِيسَى أَنْ يَلْبِسَ أَثْقَلَ مِنْ مَكَانٍ إِلَى مَكَانٍ لِيَتَلَّ تَعْرِفَ فَتَوَدَّى۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کرتا جاتا کہ تو پہچان نہ لیا جائے اور دکھ نہ دیا جائے۔ (کنز العمال جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۴)

۴۔ وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ (سنن ابن ماجہ باب منہ الزمان صفحہ ۲۵۷۔ اردو ص ۵۰ قیامت کی نشانیاں

مصری کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۵۶ مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱) ترجمہ: سوائے عیسیٰ ابن مریم کے کوئی مہدی نہیں۔

حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔ لازم ہے کہ آخری زمانے میں عیسیٰؑ کا نزول دوسرے بدن کیساتھ ہو۔ (تفسیر رأس البیان جلد ۱ صفحہ ۲۶۲ مطبع فو لکشور)

۵۔ شعبہ کتاب غائیۃ المقصود میں لکھا ہے ”میبذی در شرح دیوان آوردہ کہ روح عیسیٰ در مہدی علیہ السلام بروز کنہ و نزول عیسیٰ عبادت از بس بروز است۔ ترجمہ: علامہ میبذی شرح دیوان میں فرماتے ہیں کہ عیسیٰ کی روح مہدی علیہ السلام میں بروز کرے گی اور نزول عیسیٰ سے مراد ظہور مہدی ہے (غائیۃ المقصود صفحہ نمبر ۲۱)

۶۔ حضرت ابو جعفرؒ سے روایت ہے وَ يُوحَى إِلَيْهِ فَيَعْمَلُ مَا لَوْحِي بِأَمْرِ اللَّهِ۔ ترجمہ: امام مہدیؑ پر وحی ہوگی اور اللہ کے حکم سے اُس وحی پر عمل کریں گے۔ (النجم الثاقب جلد ۱ صفحہ نمبر ۶۶)

۷۔ قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ ہو عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کرے اسکے امام مہدی ہونے کی حالت میں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۴۱۱ مصری)

۸۔ ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک جماعت ہندوستان میں (مخالفین اسلام) کیساتھ جہاد کریں گی اور مہدی کیساتھ ہوگی اس مہدی کا نام احمد ہوگا (رواہ البخاری فی تاریخ)

۹۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ ترجمہ: حضرت عیسیٰؑ ۱۲۰ برس زندہ رہے (المواہب الدنیہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۴۲)

آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا۔

۱۰۔ فَإِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِينَ فِي الْهَجْرَةِ كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ فِي النَّبُوَّةِ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۸)

۱۔ بخاری و مسلم کی پیش کردہ حدیث جس میں خوبصورت محل کے ساتھ نبوت کو تشبیہ دی گئی ہے اور آنحضرت ﷺ کو وہ اینٹ قرار دیا گیا جس سے وہ شاندار عمارت مکمل ہوگئی اس کی تشریح علامہ حافظ ابن حجر عسلائیؒ یوں فرماتے ہیں۔ المراد منا النظر الى الاكمل بالنسبته الى الشريعة المحمدية مع من الشرائع الكاملته ترجمہ: مراد اس تکمیل عمارت سے یہ ہے کہ شریعت محمدیہ پہلے گزری ہوئی کامل شریعتوں کی نسبت ایک اکمل شریعت ہے۔ (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۳۶۱)

علامہ ابن خلدونؒ اس بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔ ”يفسرون خاتم النبيين باللبنته حتى اكملت البنيان ومعناه النبي الذي حصلت له النبوة الكاملته“ (مقدمہ ابن خلدون جلد اول صفحہ ۱۹۲ مصر الا زہریہ ۱۳۱ھ) ترجمہ: لوگ خاتم النبیین کی تفسیر اس اینٹ سے

کرتے ہیں جس سے عمارت مکمل ہوگئی لیکن اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ نبی جس کے لئے نبوت کاملہ حاصل کی گئی۔

۲۔ اِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدَهُ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ (مسلم کتاب الحج جلد سوم صفحہ ۴۰۳)

۳۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا فَانْکَ خَاتَمُ الْمُہَاجِرِیْنَ فِی الْہِجْرَةِ کَمَا اَنَا خَاتَمُ النَّبِیْنَ فِی النَّبُوۃِ۔ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۸)

۴۔ اِذَا هَلَکَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَهُ وَاِذَا هَلَکَ قَیْصَرٌ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهُ (صحیح بخاری جلد دوم رحمانیہ کتاب المناقب پارہ ۱۴ ص ۴۱۱)

۵۔ اِجْمَاعُ الْیَہُودِ عَلٰی اَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَ مُوسٰی۔ (مسلم الثبوت ۱۷۰) ترجمہ: یہود کا اجماع ہے کہ موسیٰؑ کے بعد نبی نہیں آئیگا۔

۶۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کے بعد کوئی نہیں بھیجا اور تورات کے بعد کوئی کتاب اللہ تعالیٰ نے نہیں اتاری (راجع بن حریملہ یہودی) حالانکہ یہود حضرت موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل میں بہت سے انبیاء کو تسلیم کرتے ہیں۔ ان کی مراد شریعت والا نبی ہے۔ تورات کے بعد سے مراد شریعت والی کتاب ہے۔

۷۔ مَغْضُوْبٌ عَلَیْہُمْ۔ یہیقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سورۃ فاتحہ میں المَغْضُوْبُ عَلَیْہُمْ سے مراد یہود اور الضالین سے مراد نصاریٰ ہیں۔ (درمنشور صفحہ ۹)

۸۔ عبدالرزاق اور احمد نے اپنی مسند ابن جریر اور بغوی نے ”معجم الصحابہ“ میں اور ابن مہرہ اور ابوالشیخ نے عبد اللہ بن شفیق سے روایت کی:- ”آپ ﷺ وادی قریٰ میں گھوڑے پر سوار تھے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ سورۃ فاتحہ میں مَغْضُوْبُ عَلَیْہُمْ سے مراد ہے فرمایا کہ ”یہود“ سوال کیا ضالین سے کیا مراد ہے فرمایا کہ نصاریٰ (درمنشور صفحہ ۱۷)

پھر ماہنامہ اشراق نے اپنی ستمبر کی اشاعت کے صفحہ نمبر ۱۳ پر مَغْضُوْبُ کی تشریح کرتے ہوئے تحریر کیا یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنی سرکشی کے باعث ہدایت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح ضال کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ”جنہوں نے دین کا چہرہ اپنی بدعتوں اور ضلالتوں سے اس طرح مسخ کر دیا کہ اب خود بھی اسے پہچاننے سے قاصر ہیں پچھلی اُمتوں میں اسکی وضع مثال نصاریٰ ہیں (اشراق ص ۱۳)

اسی مضمون کو ”قرآن سے تعلق“ کے عنوان کے تحت صفحہ نمبر ۱۱۳ اشراق اکتوبر ۱۹۹۸ میں تحریر ہے قرآن مجید کی دو سورتیں البقرۃ اور آل عمران بنیادی طور پر یہود و نصاریٰ کو ہی ایمان کو دعوت دیتی ہیں ان میں یہ حقیقت واضح کر دی گئی ہے کہ انکے ان کی اپنی ہی کتابوں پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ یہ محمدؐ عربی پر ایمان لائیں اور اگر ایمان نہیں لاتے تو انکے سب اعمال ضبط ہو جائیں گے (اشراق ص ۱۳)

قرآن کریم نے بھی خدا کے مقرر کردہ مامور کا انکار کرنے والوں کو مَغْضُوْبُ قرار دیتے ہوئے یہی تفصیل بیان فرمائی:- اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا

وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَآ لَہُمْ ﴿محمد 26/47:1﴾

اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا سو ہلاکت ہے انکے لئے اور ضائع کر دیا ہے انکے اعمال کو (سید شہیر احمد)

یعنی کفر کرنیوالوں کو زمین پر ہی مغضوب قرار دے دیا اُنکے اچھے اعمال بھی خدا کی نظر میں ضائع ہو گئے۔ یہود اور نصاریٰ میں کیا فرق تھا جسکی مثال آپ ﷺ نے پچھلی اُمت سے بیان فرمائی گمراہ اور مشرک تو دونوں ہی تھے فرق صرف یہ تھا کہ یہود نے اپنے مسیح کا انکار کر دیا اسلئے بنی اسرائیل میں خدا نے انہیں مغضوب ٹھہرایا اور نصاریٰ نے چونکہ اپنے دین کو بگاڑ کر نئی نئی بدعتیں پیدا کر لیں اور شرک میں گھر گئے اس لئے ضال ٹھہرے۔ اگر ہم نے کسی کا انکار ہی نہیں کرنا ہمارے لئے یہ امکان موجود ہی نہیں تو ہم مغضوب سے بچنے کی دعاء کیوں مانگتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی ۱۱۷۶ھ) تحریر فرماتے ہیں

ترجمہ: آنحضرت ﷺ کے قول لا نبی بعدی ولا رسول سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ نبوت و رسالت منقطع ہو گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ کے نزدیک نئی شریعت والی نبوت ہے۔ (قرۃ العین فی الفضل الشیخین ص ۳۱۹)

شارح مشکوٰۃ شریف امام اہل سنت حضرت ملا علی قادری (متوفی ۱۲۰۱ھ/۱۶۰۶ء) فرماتے ہیں

ترجمہ: حدیث میں لا نبی بعدی کے جو الفاظ آئے ہیں اسکے معنی علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ کوئی نبی ایسی شریعت لیکر پیدا نہیں ہوگا جو آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرتی ہو۔ (الاشاعت فی اشراط الساعۃ ص ۲۲۶)

مشہور اہل حدیث عالم نواب صدیق حسن خان صاحب فرماتے ہیں

”حدیث لا وَحی بَعْدَ مَوْتِی بے اصل ہے البتہ لا نَبِیَّ بَعْدِی آیا ہے جسکے معنی اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرح ناخ نہیں لائے گا (اقتراب الساعۃ ص ۱۶۲)

آیت خاتم النبیین ﷺ میں نازل ہوئی اسکے چار سال بعد آپ ﷺ کے بیٹے حضرت ابراہیم کی وفات وہ میں ہوئی جس پر آپ ﷺ نے فرمایا ”لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِیْمُ لَكَانَ صَدِیْقًا نَبِیًّا“ ترجمہ: اگر ابراہیم زندہ رہتا تو یقیناً صدیق نبی بنتا۔

اس حدیث کی تشریح میں حضرت امام علی قادری فرماتے ہیں

ترجمہ: آنحضور ﷺ کا یہ قول کہ (ابراہیم زندہ رہتے تو صدیق نبی بنتے) آیت خاتم النبیین کے منافی نہیں کیونکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی نبی ایسا نہیں آسکتا جو اول آپ کی ملت کی تثنیخ کرنیوالا ہو دوم آپ کی اُمت میں سے نہ ہو۔“

جبکہ قرآن کریم میں اللہ کے واضح احکامات نزول وحی، نبوت سمیت اللہ تعالیٰ کے تمام انعامات جاری رہنے کے متعلق آنحضرت ﷺ نے اور ایک بھی ایسی آیت جو خدا تعالیٰ کے کسی بھی انعام کو معطل کرتی ہو موجود نہیں۔ پھر قرآن مجید کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا بنی نوع انسان پر احسان عظیم کہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا۔ چار مرتبہ سورۃ قمر میں وَلَقَدْ یَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّکِرٍ ۝

﴿القمر 54:17﴾ کا اعلان فرمایا یعنی ”بلاشبہ آسان بنا دیا ہے ہم نے اس قرآن کو نصیحت کیلئے سو ہے کوئی نصیحت قبول کرنیوالا؟“ اور حکم دیا

فَاَحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿المائدہ 5:48﴾ سو فیصلے کرو درمیان اس کے مطابق نازل کیا ہے اللہ نے۔ جس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے

آسان قرار دیا تمام اختلافات کے فیصلے اُس کے مطابق کرنے کا حکم دیا پھر بھی اس کتاب اللہ پر ایمان لانے کے تمام مدعیان حتیٰ کہ جو اپنی شہرت اور پہچان ہی اہل قرآن کے طور پر کرواتے ہیں اور قرآن سے ہٹ کر کسی بھی بات کو دلیل یا حجت نہیں مانتے مثلاً غلام احمد پرویز صاحب اور طلوع اسلام والے۔ اس عقیدے پر مضبوطی سے قائم ہیں کہ نزول وحی اور نبوت کا انعام اب منسوخ ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ سے ان دونوں عقائد کے اختلاف میں باقی تمام متفق و متحد۔ غلام احمد پرویز صاحب نے ایک کتاب تحریر کی ”ختم نبوت اور تحریک احمدیت“ جس کے صفحہ اول پر مصنف کے بارے میں تحریر ہے ”دین سے متعلق جملہ معتقدات و نظریات کے سلسلہ میں پرویز صاحب کا مسلک یہ ہے کہ انہیں قرآن مجید کی روشنی میں پرکھا جائے جو اس کے مطابق ہوا سے صحیح قرار دیا جائے جو خلاف ہوا سے مسترد کر دیا جائے اسی مسلک کی روشنی میں انہوں نے ان نظریات کو بھی پرکھا ہے۔“ (اب یہ طریقہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق ہے سورۃ الجاثیہ آیت نمبر 6 سے اُن کو مزید تائید ہوتی ہے ناقل) اس عقیدہ ختم نبوت کو (جس کا مفہوم باقیوں کے نزدیک انقطاع نبوت ہے) اپنا جزو ایمان بتاتے ہو تحریر فرمایا ”میرے عشق کا تقاضا ہے یہی وجہ ہے کہ بچپن سے لیکر اس وقت تک میری زندگی کا ایک ایک لمحہ اسکے لئے وقف رہا ہے اس مقصد کی تکمیل پر میرے جذبات انبساط و تشکر کی بنیادی وجہ یہ ہے“ ص ۱۹۵ اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۶ پر تحریر فرمایا ”چونکہ میں اس مسئلہ پر قرآن خالص کی روشنی میں گفتگو کرتا ہوں روایات میں نہیں اُلجھتا اس لئے فریق مقابل کے پاس میرے دلائل کا کوئی جواب نہیں ہوتا۔“ (یقیناً قرآن کریم صاف اور واضح فیصلہ کرنے والی کتاب ہے باطل تو نہ اسکے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے ناقل)۔ مفلسی کا یہ عالم رہا کہ مصنف کو اپنے ٹائٹل پیج کے لئے بھی کوئی قرآنی آیت نہیں ملی تو حدیث ”لَا نَبِيَّ بَعْدِي“ لکھ کر من پسند ترجمہ کر دیا اور صفحہ نمبر ۲۳ اور ۲۶ پر جو قرآنی آیات دلیل کے طور پر تحریر کیں اُن میں سے کسی ایک کا اشارہ بھی مطلب انقطاع وحی یا نبوت نہیں۔ مگر چونکہ یہ آیت باقی مکتبہ فکر کی طرف سے بھی دلیل کے طور پر پیش کی جاتی ہیں لہذا اُنکی حقیقت واضح کرنا بھی ضروری ہے۔ گو کہ جب واضح آیات ان دونوں انعامات کے جاری رہنے کے متعلق موجود ہیں جو پچھلے صفات پردی جا چکی ہیں پھر محض گمان کے طور پر اخذ کردہ نتائج کی پیروی بے معنی ہے مگر پھر بھی ہر پہلو کا جائزہ لینے میں کوئی حرج بھی نہیں۔ پیش کردہ آیات سے یہ نتیجہ نکالنے کی کوشش کی گئی ہے کہ پہلے ان وجوہات کی بناء پر انبیاء آتے تھے اب چونکہ وہ وجوہات نہیں لہذا نبی کی ضرورت بھی نہیں اسی طرح جسطرح کہا جائے کہ کونین کی ضرورت نہیں کیونکہ ملیس یا بخارا ب ختم ہو چکا ہے (عقلی طور پر یہ بات درست بھی ہے) لیکن آپ سارے قرآن مجید کا مطالعہ کر لیں نزول وحی یا نبی کی بعثت کی ایک بھی وجہ بیان ہی نہیں کی گئی جسکو سامنے رکھ کر یہ کہا جائے کہ اب یہ وجہ نہیں لہذا ان دونوں پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہیں:-

دلیل کے طور پر پیش کردہ آیات بمع ترجمہ۔ (1) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ﴿الاعراف: 7﴾ ترجمہ: اے نوع انسان میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہوں (2) وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّاَنْذِیْرًا ﴿سبا: 28﴾ ترجمہ: ہم نے تمہیں جملہ نوع انسان کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ (3) وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِہُمْ ﴿الجمعة: 62﴾ ترجمہ: اس قوم مخاطب کی طرف بھی اور انکی طرف بھی جو ابھی ان سے ملے نہیں (4) وَاٰحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاَنْذِرْکُمْ بِہِ وَمَنْ بَلَغَ ط

(الانعام 6:19) ترجمہ: ان سے کہہ دو کہ میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعے تمہیں بھی آگاہ کروں اور انہیں بھی جن تک یہ (بعد میں) پہنچے۔ (5) ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿الکھف 18:27﴾ ترجمہ: تمام لوگوں کے لئے نصیحت ہے (6) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿البقرہ 2:107﴾ ترجمہ: ہم نے تمہیں تمام اقوام عالم کے لئے باعثِ رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اور ان تمام آیات کا نچوڑ اور نتیجہ یہ نکالا۔ ان تمام وضاحتوں اور صاحتوں کے بعد یہ اعلان عظیم کر دیا کہ: الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ط ﴿المائدہ 5:3﴾ ترجمہ: آج مکمل کر دیا ہے تمہارے لئے تمہارا دین اور پوری کر دی ہے تم پر اپنی نعمت اور پسند کر لیا ہے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین (سید بشیر احمد) (یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا اعلان عظیم اور احسان عظیم ہے ناقل)

اب مندرجہ بالا آیات پر غور کر لیں نہ تو کسی بھی آیت کا معنی انقطاع وحی ہے نہ انقطاع نبوت حالانکہ یہ ترجمہ بھی انہیں کا اپنا کیا ہوا ہے۔ نہ ہی اسکی وضاحت کی، البتہ جو وضاحت یہ حضرات کرتے ہیں اور بعض کتب میں کی بھی ہیں اور زبانی بھی جن سے واسطہ پڑا اُس پر غور کر لیتے ہیں سب سے پہلے اعلان عظیم کا جائزہ لیتے ہیں (1) الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ ﴿المائدہ 5:3﴾: آج مکمل کر دیا ہے تمہارے لئے تمہارا دین۔ یہ ایک کامل دین عطا کرنے کا اعلان ہے یعنی اس نازل کردہ کتاب کے ذریعے شریعت مکمل کر دی۔ دین یعنی شریعت نازل ہونے کا مطلب ہی یہ تھا کہ تمام اعمال و افعال اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہو جائیں تمام حقوق العباد و حقوق اللہ احکام الہی کے تابع ہوں۔ شریعت کا تو مقصد ہی انسان کو اللہ کی مرضی کا تابع بنانا اور انسان کا تعلق خدا سے جوڑنا ہے۔ شریعت جتنی کامل ہوگی خدا تعالیٰ سے اتنا کامل تعلق پیدا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اسی اطاعت کے نتیجے میں عطا ہوتے ہیں۔ کامل کی موجودگی میں ظاہر ہے باقی ناقص قرار پائیں گی اور جو بھی کامل کو چھوڑ کر ناقص پر عمل پیرا ہوگا ہرگز خدا کے انعامات کا مستحق نہیں ہو سکتا یہی اعلان اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء آیت نمبر 70 میں فرمایا: ”جو لوگ اللہ اور اس رسولؐ کی اطاعت کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے انعم لوگوں میں شامل ہو گے۔ یعنی بنی، صدیق، شہید اور صالح۔“ گو کہ ہر نبی کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہوتی ہے وہ اللہ ہی کے دین کو پیش کرتا ہے اپنی طرف ہرگز نہیں جھکتا۔ مگر اس سے پہلے کسی بھی کتاب شریعت کے کامل ہونے کا اعلان نہیں مگر جو دین آپ ﷺ پر نازل فرمایا اُسکے کامل ہونے کا اعلان بھی فرمایا لہذا تمام انعامات جنکی تفضیل سورۃ النساء میں موجود ہے آپ ﷺ پر نازل کردہ شریعت کے اتباع سے منسوب فرمادیئے۔ اسی کے اگلے حصے وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي میں اسکا اعلان بھی فرمادیا۔ مگر آپ اسی اعلان ”یعنی اتمام نعمت“ کو ان انعامات کی منسوخی کا اعلان قرار دے رہے ہیں۔ (اسکی تشریح یہ کرتے ہیں کہ چونکہ نعمتیں تمام ہو گئیں اور قرآن کریم کی آیات کے مطابق نبوت نعمت ہے لہذا یہ تمام ہو گئی اب تمام ہونے کے بعد پھر عطا ہونیکا کیا معنی ہے) مثال کے طور پر سورۃ مائدہ کی اس آیت پر غور کریں: لِقَوْمِهِ يَلْقَوُاْ اذْكُرُواْ نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَاءً ﴿المائدہ 5:20﴾ ترجمہ: جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا ”اے میری قوم تم اللہ کے انعام کو جو تم پر ہوا ہے یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم میں بہت سے پیغمبر بنائے“ (اشرف علی صاحب تھانوی) آپ کا یہ مفہوم کہ اب



چونکہ اتمامِ نعمت کا اعلان ہو چکا ہے اور نبوت بھی اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں سے ہے اتمامِ نعمت کی وجہ سے وہ منقطع ہو گئی گویا نعمتیں تمام ہونے کا مطلب مکمل ہو گئیں اب نہیں ملیں گی اس کو ذرا قرآن پاک کی روشنی میں دیکھتے ہیں کیونکہ قرآن تو اپنا مفسر بھی آپ ہے۔ اب حضرت موسیٰؑ کے دین کے بارے میں ہی فرمان اللہ ہے۔ ”ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ“ ﴿انعام 8/154﴾ ترجمہ: پھر عطا کی تھی ہم نے موسیٰؑ کو کتابِ نعمت پوری کرنے کے لئے ایسے (انسان) پر جو نیکی کی روش اختیار کرتا ہے۔ اور تفصیل کے لئے ہر شے کی (سید شہیر احمد) اب بتائیں نعمتیں پوری ہونیکا مطلب عطا ہونا ہے یا منسوخ ہونا۔ کیا موسیٰؑ کے بعد کوئی نبی نہیں آیا۔

پھر سورۃ یوسف میں آیت نمبر 6 میں حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کو اُنکے خواب کی تعبیر بتاتے ہوئے یہ نوید سنائی: ”وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ ط“ ﴿یوسف 12/12﴾ ترجمہ: اور پوری کریگا اپنی نعمت تم پر اور آلِ یعقوبؑ پر اسی طرح جیسے وہ پوری کر چکا ہے اس نعمت کو تیرے آباؤ اجداد پر اس سے پہلے یعنی ابراہیمؑ پر اور اسحاقؑ پر (سید شہیر احمد) اب بتائیں اتمامِ نعمت سے مراد نعمتوں کا ختم ہونا ہے یا عطا ہونا۔ اللہ تعالیٰ تو فرما رہا ہے کہ یہ تمام نعمت نہ صرف حضرت یوسفؑ پر ہوئی بلکہ اُن سے پہلے اور انبیا پر بھی ہوئی جس میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحاقؑ کی مثال بھی پیش فرمائی۔ کیا مزید وضاحت کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کے بقول پچھلی امتوں والے انعام بند ہیں تو ہم ہر نماز میں اَنَعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴿الفاتحہ: 7﴾ کیوں کہتے ہیں ”اَنَعَمْتَ“ صیغہ ماضی ہے جسکے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جو انعامات تو نے پہلوں پر نازل فرمائے ہم پر بھی نازل فرما۔ آپ کا معاملہ تو اب خدا کے ساتھ ہے مگر جو آپ سے نظریاتی اتحاد رکھتے ہیں وہ سوچ لیں ہمیں جواب دیں یا نہ دیں یہ سوچ لیں اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔ اس آیت کا تیسرا حصہ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ط ﴿المائدہ 5:3﴾ یعنی اسلام کو تمہارے لئے بطور دین پسند کیا: اس آیت کا یہ مفہوم پیش کیا جاتا ہے کہ ہر نبی نیا مذہب لاتا ہے اب چونکہ اللہ نے دین کا نام اسلام قرار دے دیا ہے لہذا کسی نئے دین کو گنجائش نہیں لہذا نئے نبی کی بھی ضرورت نہیں۔

لہذا اس مضمون پر بھی قرآن پاک سے فیصلہ ضروری ہے:

سب سے پہلے ہم لفظ ”اسلام“ جو عربی کا لفظ ہے لغت میں اسکی تفصیل دیکھتے ہیں تاکہ بات بالکل واضح ہو جائے اَسْلَمَ :- مطیع و فرمانبردار ہونا۔ اَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ :- معاملہ اللہ کے سپرد کر دینا۔ اَلَا سَلَمٌ :- آفتوں سے بہت زیادہ محفوظ۔ اَلَا سَلَامٌ :- اللہ کے حکم کے سامنے بلا چون و چرا سر جھکا دینا (مذہب اسلام کبھی مسلمانوں کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے) المنجد (نوٹ یہ تمام تراجم لغت کی مشہور ترین کتاب ”المنجد“ سے لیے ہیں جو دس نامور مترجمین اساتذہ فاضل دیوبند کے ہیں) یہ اس لیے درج کیے گئے ہیں تاکہ قرآنی مضمون کو سمجھنے میں مزید آسانی ہو۔ اب آیاتِ خداوندی کی طرف لوٹتے ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:- اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ قف بلاشبہ دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے ﴿سورۃ ال عمران 3:20﴾ ترجمہ سید شہیر احمد: اب اوپر والے ترجموں کو دیکھ لیں بات بالکل واضح ہو جائیگی کہ انسان جو

بھی شرعی احکامات حقوق اللہ یا حقوق العباد کے بارے میں اللہ کی طرف سے نازل ہوں گلیتاً اُن کا اتباع کرے اللہ کے احکامات کی اطاعت ہی دین ہے۔ خدا تعالیٰ کا تو اعلان ہے کہ اسلام کے سوا اُسکا کوئی دین ہے ہی نہیں یعنی کوئی نبی بھی اسلام کے علاوہ کوئی دین لیکر آیا ہی نہیں۔ اب ذرا مزید آیات سے وضاحت لے لیں۔ سورۃ الحج آیت نمبر 78 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے مِلَّةَ اَبِيكُمْ اِبْرَاهِيمَ ط هُوَ سَمَّكُمُ الْمُسْلِمِينَ ۝ مِنْ قَبْلُ وَ فِي هٰذَا ﴿الحج 78: 17/22﴾ ترجمہ: اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر (قائم ہو جاؤ) اللہ ہی نے تمہارا نام رکھا ہے ”مسلم“ پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی (یعنی قرآن سے پہلے بھی یہی نام تھا) کیا مزید وضاحت کی ضرورت ہے۔

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ اِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ﴿الشوریٰ 25/42: 13﴾ ترجمہ: اللہ نے تم لوگوں کے واسطے وہی مقرر کیا ہے جسکا اسے نوح کو حکم دیا تھا اور جسکو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعے بھیجا ہے اور جسکا ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو (مع ان سب کے اتباع کے) حکم دیا تھا (اشرف علی تھانوی) قرآن میں جو بار بار ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اللہ بار بار اپنی آیات کھول کر تفصیل سے بیان فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ کیا بات کھل نہیں گئی۔

فَاغْنِبُوا يٰۤاُولِيَ الْاَبْصَارِ پس عبرت پکڑو اے آنکھیں رکھنے والو۔

نمبر 1) اب ذرا پہلے پیش کردہ آیات پر بھی نظر دوڑالیں (۱) ترجمہ: اے نوع انسان میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہوں۔ اس سے یہ مراد لی کہ چونکہ آپ ﷺ تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر معبود کئے گئے لہذا تمام کی طرف معبود ہونیکا مطلب یہ ہے کہ اب کسی کی ضرورت نہیں۔

اب کیا حضرت موسیٰ کو تمام بنی اسرائیل کی طرف معبود نہیں کیا گیا تھا اگر تمام کا مطلب انتقطاع ہو سکتا ہے تو پھر بنی اسرائیل کی طرف حضرت موسیٰ کے بعد انبیا کیوں بھیجے گئے۔ گمراہ لوگوں کی اکثریت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنْ يَتَّبِعُونَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُونَ ۝ ﴿الانعام 6: 116﴾ ترجمہ: نہیں پیروی کرتے وہ مگر گمان کی اور نہیں ہیں وہ مگر قیاس آرائیاں کرنے والے۔

نمبر 2) ترجمہ: ہم نے تمہیں جملہ نوع انسان کے لیے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ ﴿سبا 28: 22/34﴾ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا کے بارے میں فرمایا: وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ اِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ج (سورۃ الانعام 7/6: 48) ترجمہ: اور نہیں بھیجتے ہم رسول مگر اس غرض سے کہ دیں بشارت نیک لوگوں کو اور ڈرائیں (بدکاروں کو) (سید شبیر احمد) اللہ نے تمام انبیا کے معبود ہونیکی وجہ یہ ہی بتائی آپ اسے انتقطاع نبوت کی دلیل کے طور پر کیسے پیش فرما رہے ہیں ترجمہ بھی آپ ہی کا ہے۔ اور جہاں تک تمام نوع کا سوال ہے تو اسکا جواب اوپر آچکا۔

نمبر 3) تیسری آیت **وَآخِرِينَ مِنْهُمْ ﴿الجمعة 62:3﴾** کی جس تشریح پر آپ نے اعتراض فرمایا وہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح و تفسیر ہے اور بخاری شریف جلد دوم میں موجود ہے ہماری نہیں ہم تو اُنکے غلام ہیں۔

نمبر 4) ان سے کہہ دو کہ میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ اسکے ذریعے تمہیں آگاہ کروں اور انہیں بھی جن تک (بعد میں) پہنچے۔ یہ ترجمہ بھی آپ ہی کا ہے اور اس پر ہمارا آپ کا کوئی اختلاف بھی نہیں۔ اور اس کا مطلب انقطاع نبوت یا وحی بھی نہیں۔ یہ تمام زندہ کلام ہے اس کی ہر نصیحت زندہ نصیحت ہے اور قیامت تک اپنے تمام فیصلے اس سے لینے کا حکم ہے یہ تو ہمارا جزو ایمان ہے اور اسکے ہر فیصلے کے آگے ہمارا سر تسلیم خم ہے۔ (اسکے آگے بھی) جو آپ نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 18 پر انسانی راہ نمائی کی شہ سرخی دے کر تحریر فرمایا ”انسانی علم و عقل بھی اس قسم کی راہ نمائی مہیا نہیں کر سکتے یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے پھر یہ راہ نمائی کہاں سے ملے؟ یہ اُس خدا کی طرف سے ہی مل سکتی تھی جس نے راہ نمائی دینے کا ذمہ لیا تھا اس نے راہ نمائی دی قرآن کریم میں قصہ آدم کی تمثیلی داستان کے ضمن میں کہا گیا ہے کہ خدا نے آدمی (انسانوں) سے کہا کہ تم نے زمین میں رہنا سہنا ہے اس تمدنی زندگی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارے مفادات میں باہمی ٹکراؤ ہوگا جس سے **بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ﴿البقرہ 2:36﴾** تم ایک دوسرے کے دشمن ہو جاؤ گے۔ اپنے مستقبل کی تصویر دیکھ کر آدم پر افسردگی چھا گئی تو خدا تعالیٰ نے کہا اس میں گھبرانے کی کوئی بات نہیں **فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبَعَ هَذَا فَلَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿البقرہ 2:38﴾** ترجمہ: میری طرف سے تمہاری طرف راہ نمائی آتی رہے گی جو اُس راہ نمائی کا اتباع کریں گے اُنہیں نہ کسی قسم کا خوف ہوگا نہ حزن۔“

پھر اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۲ پر ان کلمات الہیہ کے بارے میں جو درست باتیں تحریر فرمائیں وہ یہ ہیں ہر بات کو کھول کر بیان کرتی ہے۔ قول فصیل ہے یونہی مذاق نہیں۔ یہ مکمل بھی ہے اور غیر مبدل بھی۔ **لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ ﴿الانعام 6:116﴾** **الکھف 18:27﴾** انہیں کوئی نہیں بدل سکتا اور نمبر 9 کے تحت لکھا کہ ”کسی خاص زمانے یا کسی خاص قوم کی راہ نمائی کیلئے ضابطہ ہدایت ہے۔“ پھر اسی صفحہ کے آخر میں ان تمام آیات سے جو نتیجہ اخذ فرمایا اُسے یوں تحریر کیا ”قرآن کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں احکامات بہت کم ہیں یعنی وہی جو ہمیشہ کیلئے غیر متبدل رہ سکتے ہیں“ اب یہ بات قرآن کے مطابق بھی ہے اور عقل کے مطابق بھی کیونکہ جس ہدایت یا نصیحت کی اب ضرورت نہیں اُسکی حفاظت کرنیکی کیا ضرورت ہے۔

پھر نمبر 5 پر **ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿التکویر 81:27﴾** تحریر فرمایا یعنی تمام لوگوں کیلئے نصیحت ہے کسی خاص وقت یا خاص لوگ مخاطب نہیں (اب غور فرمائیں یہ آیات تحریر فرمائی جا رہی ہیں یہ ثابت کرنیکے واسطے کہ اب نبوت اور وحی کا سلسلہ منقطع ہے ناقل) اور ہدایت سے متعلق جو واحد آیت پیش فرمائی اور اُسکا ترجمہ بھی جو خود ہی فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ”میری طرف سے تمہاری طرف راہ نمائی آتی ہے گی“ اور اس کا اتباع کرنا۔ خود ہی آیات پیش کر کہ یہ نتیجہ پیش فرمایا کہ اس میں صرف وہی احکامات ہیں جو ہمیشہ کیلئے غیر متبدل رہ سکتے ہیں۔ اس آیت کے علاوہ جماعت نے جو بے شمار آیات سلسلہ وحی یا غیر تشریحی نبوت کے جاری رہنے کے ثبوت میں پیش کئے اور جناب کی کتاب کا

عنوان ہی ”ختم نبوت اور تحریک احمدیت“ ہے اُن تمام آیات کا ذکر تک نہیں کیا نہ اس معاملے میں اُن کی پیش کردہ کسی دلیل کو غلط ثابت کیا بلکہ دوسرے منکرین و معاندین احمدیت کی پیش کردہ بعض غلط اور بعض قطع برید عبارات جن کا مفصل جواب بے شمار مرتبہ جماعت کی طرف سے دیا جا چکا ہے اور قطعی ناممکن ہے کہ جناب کے پاس نہ موجود ہو (ورنہ ایک ادنیٰ اظہار خواہش پر یقیناً خودی مہیا بھی کر دیا جانا) محض اُنکو نقل کر کے قرآن کریم کی ان روشن ہدایت مآ یقَالَ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ط ﴿حَمَّ السَّجْدَہ 24/41:43﴾

ترجمہ: ”نہیں کیا جا رہا تمہارے بارے میں مگر وہی جو کہا گیا تھا ان رسولوں سے جو تم سے پہلے گزر چکے۔“ کو بالکل نظر انداز کر دیا کہ آپ ﷺ کے بارے میں بھی وہی کہا گیا جو آپ ﷺ سے پہلے انبیاء پر افترا اور کذب بیانی کرتے تھے اور مکر سے کام لیتے تھے اور دشمنی کرتے تھے اس میں کون سی نئی بات ہے آپ نے جو موضوع چٹا تھا آپ نے تو یہ ثابت کرنا تھا کہ قرآن کریم اس عقیدے میں آپ کی تائید فرماتا ہے اور جماعت کا موقف غلط ثابت ہوتا ہے لہذا اس عقیدے کے لحاظ سے آپ صراطِ مستقیم پر ہیں یہ بات آپ کے لئے بھی باعثِ تقویت ہوتی اور اُنکے لئے بھی جو اس کو درست عقیدہ سمجھ کر اسے اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر (خدائے حکیم و حمید کا کلام ہے باطل نہ اس کے

آگے سے آسکتا ہے نے پیچھے سے) ﴿سورة حم السجده 42﴾

آخر میں آپ نے اپنے موقف کی تائید میں یہ قرآنی آیت پیش کی۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿الانبیاء 21:107﴾ ترجمہ: ہم نے تمہیں اقوامِ عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا“

یقیناً بھیجا آپ ﷺ پر ہی کامل دین نازل فرمایا جسکے اتباع سے انسان کا خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا ہوتا ہے انسان اپنی اس دنیا میں آمد کے مقصد حقیقی کو پاسکتا ہے۔ اسی لئے اپنے تمام انعامات آپ ﷺ کے دین سے مشروط فرمادیئے اور کسی اُمت پر سب سے بڑا احسان اور انعام تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسکی سلامتی کو قائم رکھے انبیاء تو کسی اُمت پر اللہ کا سب سے بڑا احسان و انعام ہوتے ہیں۔ جب اُمتیں سلامت نہیں رہتیں (اسکی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے) اختلافات اور تفرقوں میں بٹ جاتی ہیں حکمت سے دور ہو جاتی ہیں کتاب اللہ کو مہجور کر دیتی ہیں شرک اور بدعت سے اپنے دین کو ناپاک کر دیتی ہیں تو کیا ایسی اُمت کو اسی طرح مردہ حالت میں چھوڑ دینا اللہ کا احسان ہے کیا اُسکی رحمت ہے کہ تمام فرقے ایک دوسرے کو کافر قرار دیں اپنے اپنے حصے پر خوشی کا اظہار کریں فیصلے کلام اللہ سے لینے کی بجائے علما اور رہبان سے لیں دوسری کافر اور فاسق قوموں سے مغلوب ہونا شروع ہو جائیں مگر اللہ اُس اُمت سے قطعی بے تعلق رہے۔ پچھلی اُمتوں کے بارے میں تو یہ سنت اللہ بیان ہو وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنْذِرِينَ ۝ ﴿سورة الصّٰفّٰت

72-73﴾ پہلی اُمتوں کی جب اکثریت گمراہ ہو گئی تو ہم نے اُنکی طرف نذیر بھیجے۔ مگر رحمۃ للعالمین کے آنے کا مطلب آپ کے نزدیک

یہ ہے کہ اس اُمت کی اللہ (نعوذ باللہ) رائی برابر پرواہ نہیں کریگا اسکی سلامتی کی اللہ تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) اب کوئی پرواہ نہیں اب تفرقوں کے بعد اُمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا اعلان بھی سن لیں۔ وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ۝ فَتَقَطُّوْا أَمْرَهُمْ

بَيْنَهُمْ زُبُرًا ط كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝ ﴿المؤمنون 23:52-53﴾ ترجمہ: اور بے شک یہ تمہاری جماعت ایک ہی ملت

ہے اور میں تمہارا رب ہوں سو مجھ ہی سے ڈرو۔ مگر کر لیا لوگوں نے اپنے دین کو باہم ٹکڑے ٹکڑے ہر گرو اس پر جو اسکے پاس ہے مکن ہے۔ ایسی صورت حال پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ قُلْ اَنْتَظِرُوْا اَنَا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿الانعام 158:6﴾ ان سے کہہ دو تم انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيعًا لَّسْتُ مِنْهُمْ فِىْ شَيْءٍ ط ﴿الانعام 158-159:8/6﴾ بے شک وہ جنہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اپنے دین کو اور بن گئے گروہ گروہ نہیں ہے تمہیں ان سے کوئی واسطہ۔ اللہ تعالیٰ کا اعلان یہ ہے کہ فرقوں میں بٹنے والی اُمت سے خدا اور اُسکے رسول کا کوئی واسطہ ہی نہیں۔ اب خدا انہیں (نعوذ باللہ) اُسی طرح چھوڑ دے یہ آپ ہی کے نزدیک رحمت ہو سکتی ہے یعنی یہ کہنا کہ اس سے بڑھ کر بہتر کوئی طبیب یا ڈاکٹر نہیں اسکے بعد مریض بے شک پہلے سے ہزار گناہ زیادہ ہوں ڈاکٹر ہرگز کوئی نہیں آسکتا تو پہلا ڈاکٹر کیا رحمت قرار پائیگا (نعوذ باللہ) کیا قرآن میں کوئی ایسا حکم یا ارشادہ (نعوذ باللہ) ہے کہ جب ایسی حالت دیکھو تو خود الگ ہو کر گروپ بنا لو جب نہیں تو پھر ایسی حالت میں کیا حکم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةً يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿الاعراف 181-182:9/7﴾ ترجمہ: اور ہماری ہی

مخلوق میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو ہدایت کرتی ہے (ٹھیک ٹھیک) حق کے مطابق اور اس کے مطابق انصاف کرنیوالی ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو انہیں ہم بتدریج لے جائیں گے (بتباہی کی طرف) ایسے طریقے سے کہ انہیں خبر تک نہیں ہوگی۔ پھر وہ آیت جو آپ ہی نے پیش فرمائی۔ کہ ”میری طرف سے تمہارے پاس راہنمائی آتی رہے گی۔“ پھر سورۃ الاعراف میں بھی یہی حکم آیت نمبر 35 میں موجود ہے اور اُسکا اتباع کر نیکاً سخت حکم اور تاکید بھی موجود ہے۔

پھر جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کے نبی معبوث فرمانے کا ذکر ہے۔ یوں ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ﴿ال عمران 164:4/3﴾ یقیناً بڑا احسان کیا اللہ نے مومنوں پر کہ بھیجا ان میں ایک رسول انہیں میں سے۔

اللہ نے انعام کیا اب کیا (نعوذ باللہ) اللہ کا احسان اور انعام بنی نوع انسان پر آپ کے نزدیک بند ہو جانا آپ کے نزدیک رحمت ہے ہر گز نہیں ایک کامل دین جس نے ایک کامل تعلق خدا تعالیٰ سے بنی نوع انسان کا باندھ کر خدا تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بنا دیا اس لئے آپ ﷺ یقیناً رحمۃ للعالمین ہیں۔

اب آپ کی توجہ ایک ایسی کامل اور محبوب دُعا کی طرف جس کی سب سے زیادہ تاکید آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو فرمائی کیونکہ جتنا درد جتنی محبت آپ ﷺ کو اپنی اس روحانی اولاد سے ہے ممکن ہی نہیں کہ کسی کو اپنی جسمانی اولاد سے ہو اپنی اُمت کی سلامتی کی فکر سب سے زیادہ یقیناً محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو تھی اسی وجہ سے اُمت کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی تاکید فرمائی یہ اجتماعی دعا کیا ہے۔ اب دعا کیلئے تو خشوع و خضوع لازمی ہے اور ایسی چیز کے بارے میں خشوع و خضوع کیسے قائم ہو سکتا ہے جس کا یہ پتہ ہی نہ ہو کہ ہم مانگ کیا رہے ہیں ہماری دشمنی میں ان معنوں سے بھی لوگوں کو غافل رکھا جاتا ہے۔ جب میں کسی سے یہ کہوں کہ مجھے وہ چیز دیں جو آپ نے فلا نے شخص کو دی ہیں اور اگر مجھے خود علم نہیں کہ اُس شخص کو کیا دیا گیا ہے تو کیا یہ مانگنا ہوگا کہ مذاق کرنا (نعوذ باللہ) ہم جو اُمت محمدیہ ﷺ کے لئے

سلامتی اور برکت اللہ سے مانگتے ہیں اب سلامتی اور برکت کی تو کئی قسمیں ہوسکتی ہیں ہم ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے ایک کا نام لے کر (یعنی جو تو نے ابراہیمؑ اور ان کی آل پر نازل فرمائی) اپنے رب سے التجا کرتے ہیں تو کیا ہمیں معلوم ہے ہم کیا مانگتے ہیں۔ قرآن کریم کھول کر دیکھ لیں حضرت ابراہیمؑ نے اپنی اُمت کے بارے میں جو ان کی روحانی ربوبیت تھی کیا دعا کی کوئی سلامتی کی درخواست کی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں کیا نوید سنائی تھی مختصر یہ بات ذہن میں رکھیں جسمانی رشتوں اور جسمانی ربوبیت کی کوئی بھی فضیلت یا اہمیت خدا نے اپنے نزدیک نہ تو قرآن میں فرمائی نہ بائبل میں بلکہ اسکی نفی موجود ہے ہاں روحانی ربوبیت کی فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی او اگر جسمانی رشتے اُس میں شامل تھیں کو انبیاء کے اہل میں ہی نے شامل رکھا۔ سورۃ ہود میں جب نوحؑ کو عذاب کی خبر بتائی تو یہ نوید بھی دی کہ تیرے اہل کو بچا لیا جائیگا اور اس سے مراد حضرت نوحؑ نے اپنا بیٹا ہی لیا مگر جب عذاب آیا تو وہی غرق کر دیا گیا جس پر نوحؑ نے بے اختیار اپنے رب کو پکارا فَقَالَ رَبِّ اِنَّ اَبْنٰى مِنْ اَهْلِى ﴿ہود 11:45﴾ اے میرے مالک میرا بیٹا تو یقیناً میرا اہل ہے وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ ﴿ہود 11:45﴾ بے شک تیرا وعدہ سچا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو سمجھایا قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ج اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ﴿ہود 11:46﴾ یہ ہرگز تیرا اہل نہیں اس کے اعمال غیر صالح ہیں پھر اُسکے بارے میں درخواست کی اجازت بھی عطا نہ فرمائی اور وہ بظاہر غریب اور کمزور ایمان لانیوالوں جنکے بارے میں اکثریت نے یہ کہا وَمَا نَرٰكَ اَتَّبِعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَادُوْا بِاَدٰى الرَّاٰى ج ﴿ہود 11:27﴾ نہیں دیکھتے ہم کہ پیروی کی ہوتمہاری سوائے ان لوگوں کے جو ہم میں ادنیٰ درجہ کے ہیں ذلیل ترین لوگ۔ اُنکے بارے میں ارشاد ہوا وَنَجَّیْنٰهٗ وَاَهْلَهٗ ﴿الصّٰفّٰت 23/37:76﴾ اور نجات دی ہم نے اسے اور اسکے گھر والوں کو وَجَعَلْنَا ذُرِّیَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِیْنَ ﴿الصّٰفّٰت 37:77﴾ اور اُسکی نسل کو ہم نے باقی رکھا۔ اب سورۃ تحریم میں حضرت نوحؑ کی بیوی کو بھی کافر قرار دیا۔ سورۃ ہود میں بیٹا ڈوب گیا اور ایمان لانیوالے اُن غریب اور بظاہر کمزور لوگوں کو ذریت قرار دیا یعنی اللہ کے نزدیک نبی کے اہل اُسکی ذریت سے مراد اُسکی اُمت کے صالح لوگ ہوتے ہیں۔ اور نبی اپنی اس حقیقی روحانی ذریت سے جسمانی سے بڑھ کر پیار کر نیوالے اور خیر چاہنے والے ہوتے ہیں حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں یہ تفصیل بائبل اور قرآن مجید دونوں میں موجود ہے کہ آپ نہایت گریہ کر نیوالے درد مند دل رکھنے والے اور دعا گو نبی تھے حضرت نوحؑ کی اُمت میں سے تھے اور اُنکی بعثت تک اُمتِ نوحؑ شدید مشرک اور گمراہ ہو چکی تھی حتیٰ کہ اُنکا اپنا باپ آذر بھی بت بنا نیوالا تھا لہذا سورۃ البقرۃ کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے انہیں نوید سنائی کہ تمہیں ان لوگوں کا امام بنانا ہوں تو انہوں نے سب سے پہلی دعا یہی کی قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِی ط ﴿البقرہ 2:124﴾ یعنی میری ذریت میں بھی اسکو قائم رکھ جسکا یہ جواب ملا قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿البقرہ 2:124﴾ (ہاں مگر) میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا (یعنی ظالمین میں اللہ تعالیٰ امام نہیں بنائے گا) پھر آیت نمبر 127 میں حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے جو ملتِ ابراہیمیؑ کے بار بار اکٹھا ہونے کی جگہ تھی (تو یقیناً کچھلی امتوں کا نقشہ اُن کے ذہن میں تھا کہ کس طرح اختلافات میں بٹ کر بکھر جاتے ہیں فاسق اور مشرک بن جاتے ہیں) حضرت ابراہیمؑ نے گریہ زاری کیساتھ اپنے رب کے حضور دعا کی کہ اے خدا ہم

دونوں کو بھی اپنا فرمانبردار بنا و مِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص ﴿البقرة 2:128﴾ اور ہماری ذریت میں بھی اپنی اطاعت گزار ایک جماعت بنا (مگر کس طرح؟) وَتُبْ عَلَيْنَا ج اپنے فضل کیساتھ توجہ فرما إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿البقرة 2:128﴾ تو اپنے بندوں کی طرف بہت توجہ فرما نیوالا اور بار بار رحم کر نیوالا ہے۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ اے ہمارے رب محبوب فرما ان میں ایک رسول ان ہی میں سے يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ط (جو) پڑھ کر سنائے انکو تیری آیات تعلیم دے انکو کتاب و حکمت کی اور پاک کرے ان کے دلوں اور زندگیوں کو إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿البقرة 2:129﴾ بے شک تو ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

دعا پر غور فرمائیں اب ظاہر ہے اپنی موجودگی میں تو کسی اور رسول کی بعثت کی دعائیں نہیں مانگ رہے اپنی اصل روحانی ذریت کی سلامتی کیلئے اُسکو دوبارہ ایک فرمانبردار جماعت میں تبدیل کرنے کیلئے، دوبارہ کتاب و حکمت سے جوڑنے کیلئے تزکیہ کے لئے کیونکہ شرک انسانی روح کو ناپاک کر دیتا ہے اور ایسی حالت میں اگر کوئی انسان چاہے بھی کہ اُمت اس حالت سے نکل کر ایک فرمانبردار اُمت بن جائے تو وہ اپنی تمام کوششوں اور تدابیروں کے باوجود و فرقوں کو بھی ایک نہیں بنا سکتا کیونکہ اُسکی تدبیر غالب آئیوالی نہیں ہو سکتی غالب حکمت صرف خدا تعالیٰ کی ہے۔ اب قرآن نے ہمیں ملّتِ ابراہیمیٰ قرار دیا اور حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا کو نصیحت کے طور پر بیان فرمانے کے بعد فرمایا۔ وَمَنْ يَّرْغَبْ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ط ﴿البقرة 2:130﴾ اب کون ہے جو انحراف کرے گا مِلّتِ ابراہیمؑ سے بجز اس شخص کے جس نے حماقت میں مبتلا کر لیا ہوا اپنے آپ کو۔ یہی وہ دعا ہے جس کی قبولیت کی نوید بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کو دی اور یہی قرآنِ بائبل اور تاریخ سے ثابت ہے۔ اگر آپ کے خیال میں کچھ اور تھا تو بیان فرمائیں۔

۱۔ ملا علی قادریؒ فرماتے ہیں ”اگر ابراہیمؑ زندہ ہوتے اور نبی ہوتے تو ہر دو آپ ﷺ کے متبعین ہوتے جیسا کہ عیسیٰؑ اور حضرت اورلیاسؑ تو یہ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین کے منافی نہیں کیونکہ اسکا مقصد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی اُمت سے نہ ہو جیسا کہ اسکی تائید یہ حدیث کرتی ہے کہ اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ (موضوعاتِ کبیر مصنف ملا علی قادریؒ مترجم مولنا حبیب الرحمنؒ کا ندھلوی ص 322-321)

۲۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ پر وحی بھیجے گا (صحیح مسلم جلد ۴ صفحہ نمبر ۴۶۰)

۳۔ حضرت عیسیٰؑ نزولِ ثانی میں پیغمبر اور رسول ہونگے (صحیح مسلم صفحہ نمبر ۴۶۰)

۴۔ ابو عبد اللہ محمد الحسن الحکیم الترمذیؒ (متوفی ۳۰۸ھ) فرماتے ہیں:

ترجمہ: ہمارے نزدیک خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ نبوت اپنے جملہ کمالات اور پوری شان کے ساتھ محمد ﷺ میں جمع ہو گئی (کتاب ختم الاولیاء ص ۳۴۱ بیروت)

۵۔ امام فخر الدین رازیؒ (متوفی ۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

ترجمہ: عقل تمام کی خاتم ہے اور خاتم کے لئے واجب ہے کہ وہ افضل ہو دیکھو ہمارے رسول ﷺ خاتم النبیین ہوئے تو سب نبیوں سے افضل قرار پائے (تفسیر کبیر رازی جلد نمبر ۶ حصہ نمبر ۳۱)

۶۔ حضرت مولنا رومؒ (متوفی ۶۷۲ھ) لکھتے ہیں۔

ترجمہ: آنحضرت ﷺ اسلئے خاتم ہیں کہ سخاوت یعنی فیض پہنچانے میں نہ آپ جیسا کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا جب کوئی کاریگر اپنی صنعت میں انتہائی کمال پر پہنچے تو اے مخاطب کیا تو یہ نہیں کہتا کہ تجھ پر کاریگری ختم ہے۔ (مثنوی مولنا رومؒ دفتر ششم ص 18-19)

۷۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کے مرشد طریقت اور پیر فرقہ سلطان الاولیاء حضرت ابوسعید مبارک علی مخرومی (متوفی ۵۱۳ھ) فرماتے ہیں: کائنات میں آخری مرتبہ انسان کا ہے جب وہ عروج پاتا ہے تو اس میں تمام مراتب مذکورہ اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں اور اسکو انسان کامل کہا جاتا ہے اور جس طرح کمالات اور سب مراتب کا پھیلاؤ کامل طور پر ہمارے نبی ﷺ ہیں اسی لئے آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ (تحفہ مرسلہ شریف ترجمہ صفحہ نمبر ۵۱)

۸۔ امام الہند محدث و مجدد صدی دوازدہم متکلم صوفی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

”امتنع یکون بعدہ نبی مستقل بالتلقی“ (الخیر الکثیر صفحہ ۸۰)

یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی بھی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو مستقل طور پر بلا واسطہ (آنحضرت ﷺ) فیض پانے والا ہو۔

۹۔ ابو عبد اللہ محمد الحسن الحکیم الترمذیؒ (متوفی ۳۰۸ھ) فرماتے ہیں:

ترجمہ: یہ جو گمان کیا جاتا ہے کہ خاتم النبیین کی تاویل یہ ہے کہ آپ ﷺ معبود ہونے کے لحاظ سے آخری نبی ہیں بھلا اس میں آپ ﷺ کی کیا فضیلت و شان ہے؟ اس میں کون سی علمی بات ہے؟ یہ تو احمقوں اور جاہلوں کی تاویل ہے۔ (کتاب ختم الاولیاء صفحہ ۳۳۱ الکاثولیکہ بیروت)

۱۰۔ حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں۔

ترجمہ: جان لو مطلق نبوت نہیں اٹھی صرف تشریحی نبوت منقطع ہوئی ہے۔ (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۹)

۱۱۔ حضرت محی الدین ابن عربیؒ متوفی ۶۳۸ھ فرماتے ہیں:

ترجمہ: نبوت مخلوق میں قیامت کے دن تک جاری ہے گو تشریحی نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ (فتویات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳ سوال نمبر ۸۲ صفحہ ۱۰۰)

۱۲۔ مکسر کُن در راہ نیکو خدمتے تان نبوت تابہی اندر امتے (مثنوی مولنا رومؒ دفتر پنجم صفحہ ۴۲ کانپور)

نیک کی راہ میں خدمت کی ایسی تدبیر کر کہ تجھے امت کے اندر نبوت مل جائے۔

۱۳۔ امام باقرؒ فرماتے ہیں۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ال ابراہیمؑ میں رسول انبیاء اور امام بنائے لوگ نبوت اور امامت کی نعمتوں کا وجود آل ابراہیمؑ میں تو تسلیم کرتے ہیں لیکن آل محمد ﷺ میں انکار کرتے ہیں۔ (الصافی شرح اصول کافی جز سوم حصہ اول صفحہ ۱۱۹)



۱۴۔ الشیخ الاکبر حضرت محی الدین عربیؒ فرماتے ہیں:-

ترجمہ: وہ نبوت جو آنحضرت ﷺ کے وجود پر ختم ہوئی وہ صرف تشریحی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔ پس آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرنے والی کوئی شریعت نہیں آسکتی نہ اس میں کوئی حکم بڑھا سکتی ہے یہی معنی آنحضرت ﷺ کے اس قول کے کہ رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی اور لا رسول بعدی ولا نبی۔ یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کے خلاف کسی اور شریعت پر ہو۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۳ ص ۳)

۱۵۔ حضرت شیخ بالی آفندیؒ (متوفی ۹۶۰ھ) فرماتے ہیں:-

ترجمہ: خاتم الرسل وہ ہے جسکے بعد کوئی نبی صاحب شریعت (جدیدہ) پیدا نہیں ہوگا۔ (شرح فصوص الحکم ص ۵۶)

۱۶۔ حضرت سید عبدالکریم جیلانیؒ فرماتے ہیں:-

ترجمہ: آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت تشریحی کا انقطاع ہو گیا۔ اور آنحضرت ﷺ خاتم النبیین قرار پا گئے کیونکہ آپ ﷺ ایسی کامل شریعت لے آئے جو اور نبی کوئی نہ لایا۔ (الا انسان الکامل جلد ۱ ص ۷۶ مطبوعہ مصر)

۱۷۔ حضرت شیخ عبدالقادر الکرستانیؒ فرماتے ہیں:-

آنحضرت ﷺ کے ختم النبیین ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نئی شریعت لیکر معبوث نہ ہوگا۔ (تقریب المرام جلد ۲ صفحہ ۲۳۳)

۱۸۔ مجدد صدی دوازدهم حضرت ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:-

ترجمہ: آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونیکا یہ مطلب ہے کہ اب کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے شریعت دیکر مامور فرمائے۔ (تفہیمات الہیہ جلد ۲ صفحہ ۷۲-۷۳)

۱۹۔ بانی دیوبند حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتویؒ فرماتے ہیں:-

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ ﷺ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ ﷺ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخیر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلَٰكِنْ رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخیر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارہ نہ ہوگی۔ (تحذیر الناس ص ۳)

۲۰۔ علی بن جعہ نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے قنادہ سے انہوں نے کہا کہ انہوں نے انسؓ سے سنا جب آنحضرت ﷺ نے روم کے بادشاہ کو خط لکھنا چاہا تو لوگوں نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ لوگ ایسے خط پڑھتے ہیں (اسی) کا اعتبار کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو آخر آپ ﷺ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ (بخاری جلد دوم پارہ ۱۱ باب ۱۴۵ ص ۱۲۳ کتاب الجہاد والسیر)